مناسک حج

تحریر وافادات:

علامہ سید ذیشان حیدر جوادی رحمۃ اللہ علیہ

تجدید واضافات:

مولانا سید احسان حیدر جوادی

مطابق فتاویٰ:

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ السید علی الحسینی السیستانی دام ظلہ العالی

نام کتاب : مناسک حج

ترتیب و تالیف : علامہ مرحوم سید ذیشان حیدر جوادی طاب ثراہٗ

ناشر : مہدی ٹورز اینڈ ٹراول

پتہ : ۲۰ / ۲۴، روضۃ الطاہرہ اسٹریٹ، ممبئی ۴۰۰۰۰۳۔

تعداد : ایک ہزار (۱۰۰۰)

تاریخ اشاعت (اول) : ۱۴۲۲ھ مطابق ۲۰۰۱ء

تاریخ اشاعت (دوم) : ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۰۰۸ء

تاریخ اشاعت (سوم) : ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۰۱۲ء

فہرست



تلبیہ

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَۃَ لَکَ وَ الْمُلْکَ

لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں۔

حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوں۔

بیشک تمام تعریفیں، نعمتیں اور ملک تیرے ہی لئے ہیں

تیرا کوئی شریک نہیں ہے، حاضر ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم صلی اللہ علیک یا ولی العصر ادرکنا

مقدمہ

دین اسلام کی ان تعلیمات میں جن میں عبادت اور سیاست کا امتزاج نمایاں طور پر نظر آتا ہے ایک "حج بیت اللہ" بھی ہے جس میں ایک طرف طہارت، نماز، طواف، سعی اور وقوف عرفات و مزدلفہ جیسے عبادی مناظر نظر آتے ہیں تو دوسری طرف لباس احرام میں سادگی اور مساوات وقوف عرفات و منیٰ میں اسلامی اجتماعات اور رمئ جمرات میں باطل اور شیاطین سے بیزاری کا پہلو نمایاں انداز سے دکھائی دیتا ہے۔

حج بیت اللہ ایک اجتماعی عبادت بھی ہے اور مالک کائنات کی بارگاہ میں ایک اجتماعی حاضری بھی۔ حج بیت اللہ کے موقع پر سفر الی اللہ کا اجتماعی منظر بھی نظر آتا ہے اور مسلمانوں کے ایک دوسرے کے مسائل سمجھنے اور حل کرنے کے مواقع بھی دکھائی دیتے ہیں۔

حج کی معنویت اور افادیت کا مکمل احساس انھیں افراد کو ہو سکتا ہے جنھوں نے ان مناسک کو انجام دیا ہے اور ان مظاہر کو قریب سے محسوس کیا ہے جہاں ہر آن بندے کو یہ احساس رہتا ہے کہ ہم رب العالمین کی بارگاہ میں حاضر ہیں اور اس دروازے پر کھڑے ہیں جہاں سے کوئی سائل محروم واپس نہیں ہو سکتا ہے۔ اس نے اپنی بارگاہ میں حاضری کی

سعادت عنایت فرمائی ہے تو کبھی اپنے کرم سے محروم نہیں کرے گا۔

حج کے دوران انسان میں اطاعت و عبادت کا جذبہ اس قدر قوی اور مستحکم ہو جاتا ہے کہ ہر لحہ انسان کو ایک ہی فکر رہتی ہے کہ کوئی کام مرضئ پروردگار کے خلاف نہ ہونے پائے اور کوئی قدم اس کی حدودِ بندگی سے باہر نہ نکلنے پائے۔ دنیا کے ہر ماحول میں پس نقاب رہنے والے چہروں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا شوق ہوتا ہے اور احرام کے ماحول میں کھلے ہوئے چہروں پر بھی نظر ڈالنے کی جرأت نہیں ہوتی ہے۔

انسان کسی مقام پر ہو اپنی حلال خواہشات سے بے نیاز نہیں ہو سکتا ہے لیکن حج و عمرہ کا ماحول اپنے جائز حقوق سے دستبردار ہو جانے کا حوصلہ پیدا کر دیتا ہے اور اپنے حرم کی طرف بھی جنسی نگاہ سے دیکھنا گوارا نہیں کرتا ہے۔ بھلا وہ کون سا ماحول ہے جب انسان نفس پر اتنا قابو حاصل کرلے کہ خوشبو سے بچے اور بدبو کو برداشت کرنے کے لئے تیار رہے یا مردم آزار حیوانات جسم کو اذیت پہونچاتے رہیں اور ان کے خلاف جذبۂ انتقام نہ پیدا ہونے پائے۔ یہ صرف حج بیت اللہ کی برکت ہے جہاں انسان اس قدر قوت تحمل پیدا کرلیتا ہے اور نفس کے ماحول سے یکسر آزاد ہو جاتا ہے۔

حج بیت اللہ کے ان تمام فضائل و امتیازات کے باوجود ایک عام انسان کے لئے سب سے بڑی زحمت یہ پیش آتی ہے کہ یہ عمل عام طور سے زندگی میں ایک آدھ مرتبہ ہی انجام دیا جاتا ہے اور اس کا ماحول بھی اس قدر اجنبی ہوتا ہے کہ ایک طرف احکام کے اعتبار سے محرمات و مکروہات و کفارات کا طویل سلسلہ ہوتا ہے اور دوسری طرف ملک،

مقامات، زبان، ماحول اور بین الاقوامی اجتماع کی زحمت ہوتی ہے کہ ایک اچھا خاصا انسان ایسے ماحول میں ہوش و حواس گم کر بیٹھتا ہے اور کسی نہ کسی غلطی کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ حقیر نے انہی مشکلات کے پیش نظر دس سال پہلے یہ رسالہ "آسان ترین حج" کے عنوان سے مرتب کیا تھا تاکہ حتی الامکان پیچیدگیوں سے احتراز کیا جائے اور باریکیوں کی طرف متوجہ کر دیا جائے۔ اکثر و بیشتر حضرات نے اس رسالہ سے فائدہ بھی اٹھایا ہے اور پسند بھی فرمایا ہے، بلکہ بعض حضرات نے اسے مختلف شکلوں میں شائع بھی کیا ہے۔ اور اب کافی اضافات کے ساتھ ایک نئی شکل میں منظر عام پر لا رہے ہیں۔

امید قوی ہے کہ مومنین کرام اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں گے اور بہت سی مشکلات سے نجات حاصل کر لیں گے۔ اور ہم سب کو دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں گے۔ مالک کریم کی بارگاہ میں التماس ہے کہ ہمارا یہ ہدیہ قابل قبول ہو اور مومنین کرام کے لئے قابل استفادہ قرار پائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مراحل حج تمتع

دنیا کے مختلف ممالک سے حج بیت اللہ کے لئے آنے والے افراد کو سب سے پہلے جدہ کے ایئرپورٹ پر اترنا ہوتا ہے اور یہاں کے سرکاری مسائل (امیگریشن۔ کسٹم وغیرہ) سے فارغ ہونے کے بعد مسافروں کے دو راستے ہو جاتے ہیں۔ بعض حضرات پہلے مدینے جانا چاہتے ہیں اور بعض براہ راست مکہ کا ارادہ رکھتے ہیں اور زیارت مدینہ منورہ کو حج کے بعد ادا کرنا چاہتے ہیں۔ (یہی حال سیدھے مدینہ، ینبُع اور دیگر ایئرپورٹوں پر اترنے والوں کا بھی ہوتا ہے۔)

ا۔ مدینہ سے مکہ

اِس قسم کے افراد کا فرض ہے کہ مدینے کی زیارت[ا] سے فارغ ہو کر جب مکہ مکرمہ کا ارادہ کریں تو پہلے مسجد شجرہ سے عمرۂ تمتع کا احرام باندھیں اور کوشش کریں کہ یہ

ا زیارات مدینہ میں مسجد النبی، قبرستان بقیع، احد، خندق، مسجد قبا، مسجد قبلتین، مسجد غمامہ، مسجد علی وغیرہ شامل ہیں۔ دیگر مقامات زیارت ختم کئے جا چکے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

احرام مسجد کے وسطی حصہ (جو تقریباً صحن مسجد میں واقع ہے) سے ہو۔ احرام باندھنے کے لئے پہلے کم سے کم دو رکعت نماز احرام قربۃً الی اللہ ادا کرنی ہو گی۔ اس کے بعد نیت عمرہ تمتع سے احرام کا ارادہ کر کے لبیک...... لک لبیک۔ کہہ کر احرام کی نیت کو مکمل کرنا ہو گا۔[1] احرام سے پہلے غسل بھی مستحب ہے چاہے گھر سے کر کے نکلے۔

اس کے بعد مکہ کا واقعی سفر شروع ہو گا اور اب چونکہ احرام باندھ چکے ہیں لہٰذا زیر سایہ سفر کرنا جائز نہیں ہو گا[2] اور اگر مجبوراً بند گاڑی میں سفر کرنا پڑے تو حج کے بعد کسی بھی مقام پر ایک بکرا بطور کفارہ ذبح کر کے فقراء اور مساکین میں تقسیم کرنا ہو گا۔ البتہ اگر رات میں سفر کر رہے ہیں تو بند گاڑی میں سفر کر سکتے ہیں۔[3]

۲۔ جدہ سے مکہ

دوسری قسم: جدّہ سے براہ راست مکہ جانے والوں کا فرض ہے کہ پہلے جدہ سے تقریباً ۱۵۰ کلو میٹر دور جحفہ جا کر احرام باندھیں اس کے بعد مکہ مکرمہ میں داخل ہوں کہ مکہ میں احرام کے بغیر داخلہ حرام ہے۔

---

۱ واجبات احرام تین ہیں: لباس احرام، نیت احرام، تلبیہ۔ بقیہ تمام کام مستحب ہیں۔

۲ یہ پابندی عورتوں اور بچوں کے لئے نہیں ہے۔

۳ آیۃ اللہ خوئی رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید پر باقی رہنے والوں کو یہ اجازت نہیں ہے۔

مذکورہ حضرات کو اگر یہ احساس ہے کہ جحفہ جانا ممکن نہ ہو گا تو ان کے لئے آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ اپنے شہر یا اس کے ائیر پورٹ سے احرام باندھ کر جدّہ کا رخ کریں۔ لیکن اس کام کے لئے پہلے یہ شرعی نذر کرنا ہو گی کہ "میں خدا کے لئے اپنے اوپر لازم قرار دیتا ہوں کہ اپنے عمرہ کا احرام اپنے شہر سے باندھوں گا۔" اس شرعی نذر کے بعد یہ احرام مقررہ مقام سے جائز ہو جائے گا اور انسان جدہ اتر کر براہ راست مکہ جاسکے گا۔ یہ اور بات ہے کہ بند جہاز میں سفر کرنے کی بنا پر ایک بکرے کا کفارہ دینا ہو گا اور اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ جدہ سے مکہ بھی بند گاڑی میں جاسکتے ہیں کہ ایک احرام میں بار بار زیر سایہ سفر کرنے سے ایک ہی کفارہ واجب ہوتا ہے اور وہ دنیا میں کہیں بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔

آیت اللہ سیستانی مد ظلہ العالی کے نزدیک رات کے وقت بند گاڑی میں سفر کرسکتے ہیں اور کفارہ نہ ہو گا اس لئے اگر فلائٹ رات کی ہے اور جدہ سے مکہ رات میں چلا گیا ہے تو کفارہ واجب نہ ہو گا۔

۳۔ مکہ پہنچنے کے بعد عمرۂ تمتع

دونوں قسم کے حضرات کو مکہ میں داخل ہونے کے بعد پہلے اپنی جگہ کا بندوبست کرنا ہو گا اور اس کے بعد سامان وغیرہ رکھ کر باوضو ہو کر مسجد الحرام کا رخ کرنا ہو گا جہاں پہلے خانہ کعبہ کا طواف کرنا ہو گا اس کے بعد دو رکعت نماز طواف ادا کرنا ہو گی۔ اس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا ہو گی جس کا سلسلہ صفا سے شروع ہو گا اور اس کے

سات چکر مروہ پر تمام ہوں گے کہ یہاں آنے جانے کے دو چکر شمار ہوتے ہیں۔

مروہ پر سات چکر مکمل کرنے کے بعد تقصیر کرنا ہو گی۔[1] یعنی احرام سے باہر نکلنے کے لئے قربۃ الی اللہ چند بال یا ناخن کاٹنا ہوں گے اور اس طرح انسان عمرہ کی تمام پابندیوں سے آزاد ہو جائے گا اور اس کی زندگی معمول کے مطابق ہو جائے گی صرف حج سے پہلے مکہ سے باہر نکلنا جائز نہ ہو گا علاوہ اسکے کہ کوئی مجبوری ہو۔

۴۔حج کا آغاز

(۸/۹ذی الحجہ)۸/ذی الحجہ تک یہ آزادی برقرار رہے گی اور اس کے بعد ۸/ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ میں اپنے مکان یا مسجد الحرام سے حج کا احرام باندھنا ہو گا اور اس کا طریقہ عمرہ کے احرام جیسا ہو گا۔اس احرام کے بعد کسی بھی وقت عرفات کارخ کر سکتے ہیں جہاں ۹/ذی الحجہ[2] کو زوال آفتاب سے غروب تک قیام کرنا ہے اور مختلف دعاؤں کی تلاوت کرنا ہے، جو میدان عرفات کا بہترین عمل ہے۔یہاں شہادت حضرت مسلم علیہ السلام کی مجلس

---

۱ یعنی عمرۂ تمتع میں کل پانچ واجبات ہیں:(۱) احرام،(۲) طواف،(۳) نماز طواف،(۴) سعی، (۵) تقصیر، انکے بعد احرام کی پابندیاں حج تک کے لئے ختم ہو جاتی ہیں۔

۲ آیۃ اللہ سیستانی مدظلہ کے مطابق اگر سعودی عرب میں حقیقی وشرعی ۹/ذی الحجہ نہ ہو تو حج نہیں بجالا سکتے ہیں بلکہ یا تو وطن پلٹ جائے یا کسی دوسرے اعلم کی طرف رجوع کرلے جنھوں نے اسکی اجازت دی ہو۔

بھی ہوتی ہے۔ جو اس وقت کا مفید ترین کار خیر ہے اور جس سے بے شمار معلومات بھی حاصل ہو جاتی ہیں۔

غروب آفتاب کے بعد

(شب ۱۰ / ذی الحجہ) غروب کے بعد حاجی کو عرفات سے مزدلفہ جانا ہوتا ہے اگرچہ بہتر یہی ہے کہ نماز مغربین کو مزدلفہ میں ادا کرے لیکن اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدھی رات تک یہ چند میل کا فاصلہ طے نہیں ہو پاتا ہے۔ لہٰذا مناسب یہی ہے کہ نماز مغربین ادا کرنے کے بعد راستہ کھلنے کا انتظار کریں۔ اور راستہ کھل جانے کے بعد مزدلفہ کا رخ کریں اور پھر وہاں اذان فجر سے طلوع آفتاب تک قیام کریں جہاں بعض دعاؤں کے علاوہ اور کوئی عمل وارد نہیں ہوا ہے۔

طلوع آفتاب کے بعد

(۱۰ / ذی الحجہ) ۱۰ / ذی الحجہ کا سورج نکلنے کے بعد مزدلفہ سے منٰی کی طرف جانا ہوتا ہے۔ یہ کام عام طور سے پیدل ہوتا ہے۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ مکہ سے اتنا مختصر سامان لے کر نکلیں کہ اپنے ساتھ لے کر چل سکیں۔

منٰی میں داخل ہونے کے بعد جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کو سات کنکریاں مارنا ہوں گی جن میں سمت کی کوئی شرط نہیں ہے اور نہ صبح و شام کی کوئی پابندی ہے۔ دن کے

اندر یہ کام کسی بھی وقت ہو سکتا ہے اور جمرہ کے کسی بھی رخ سے رمی کر سکتے ہیں۔ البتہ پل کے اوپر سے رمی نہیں کرنا چاہیے۔

شیطان اکبر کو رمی کرنے کے بعد قربانی کرنا یا کروائے جانے تک انتظار کرنا ہو گا اور اس کے بعد سر کے بال کٹوا دینا ہوں گے۔ اس بات کا خیال ضروری ہے کہ موجودہ قربان گاہ منٰی کی حدود سے باہر ہے وہاں مجبوراً قربانی کی جاتی ہے۔ لہٰذا وہاں بال کٹوانا جائز نہیں ہے اس کے لئے منٰی کی سرحد کے اندر واپس آکر حلق کرانا ہو گا اور اس طرح احرام کے وجہ سے سلے کپڑے اور سایہ وغیرہ کی پابندی ختم ہو جائے گی لیکن خوشبو یا خوشبو دار صابن وغیرہ کا استعمال جائز نہ ہو گا۔

دن گذرنے کے بعد

(شب ۱۱؍ ذی الحجہ) ۱۰؍ ذی الحجہ کا دن گذارنے کے بعد آنے والی رات بھی منٰی ہی میں گذارنی ہو گی اور کم سے کم آدھی رات[۱] تک وہاں رہنا ہو گا۔ اس کے بعد ۱۱؍ ذی الحجہ کی صبح کو آفتاب نکلنے کے بعد تینوں شیطانوں کو بالترتیب چھوٹا، منجھلا اور بڑا، سات سات کنکریاں مارنا ہو نگی۔ اور منٰی کا آج کا عمل ختم ہو جائے گا۔

---

۱ یہ رات کا پہلا آدھا حصہ بھی ہو سکتا ہے اور دوسرا حصہ بھی۔

اس کے بعد

بہتر یہی ہے کہ مکہ چلا جائے اور وہاں پہنچ کر یہ پانچ عمل انجام دے:[1] طواف حج، نماز طواف، سعی، طواف النساء، نماز طواف النساء۔ ان اعمال کی ترکیب بالکل عمرہ کے اعمال جیسی ہوگی۔ صرف نیت میں عمرہ تمتع کے بجائے حج تمتع کہنا ہوگا۔

پانچوں اعمال کے بعد

(۱۱/ذی الحجہ) مذکورہ اعمال کے بعد پھر منیٰ واپس آنا ہوگا تاکہ غروب آفتاب تک منیٰ کی سرحد میں داخل ہو جائے اور رات وہیں بسر کرے۔

بارہویں کی یہ رات گذارنے کے بعد بارہویں کی صبح کو طلوع آفتاب کے بعد پھر تینوں شیطانوں کی (چھوٹا، منجھلا اور بڑا کی ترتیب سے) رمی کرنا ہوگی اور اس طرح حج کے تمام اعمال مکمل ہو جائیں گے اور حاجی کی صرف یہ ذمہ داری ہوگی کہ وہ ظہر کی اذان تک منیٰ کی سرحد کے اندر رہے اور ظہر کی اذان کے بعد وہاں سے نکلے۔ اس کے بعد اسے مکمل آزادی ہے چاہے واپس آئے یا جدہ چلا جائے کہ حج کے سارے اعمال تمام ہو چکے ہیں۔ البتہ بہتر ہے کہ مکہ آکر ایک طواف "طواف وداع" کے نام سے انجام دے اور دو رکعت

---

[1] خیال رہے کہ جو قافلے حج کے بعد کئی دن مکہ میں قیام کرنے والے ہوں وہ اگر یہ اعمال مکہ واپس پہونچنے کے بعد کریں گے تو نسبتاً آسان ہوگا۔

نماز ادا کرے اور اس کے بعد حجر اسمٰعیل میں "میزاب رحمت" کے نیچے دعا کرے کہ پروردگار اسے پھر دوبارہ توفیق دے اور دیگر مومنین کرام کو بھی حج بیت اللہ کی توفیق عطا کرے۔ روایات کے مطابق اس مقام پر دعائیں مستجاب ہوتی ہیں اور دعاؤں میں بھی بہتر یہی ہے کہ دیگر مومنین کرام کو اپنی ذات پر مقدم رکھے اور اپنے لئے بھی استغفار کو تمام دعاؤں پر مقدم رکھے کہ استغفار ہی تمام رحمتوں اور نعمتوں کی کلید ہے اور گناہوں کے باقی رہتے ہوئے انسان کسی کرم اور فضل واحسان کا مستحق نہیں ہوتا ہے۔

بہترین دعا حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کی دعا ہے جو امام علیہ السلام سے محبت کا تقاضا ہے اور بہترین عمل بھی ہے۔ ظہور کے وقت حضرت کے اعوان وانصار میں شامل ہونے کی دعائیں بھی مانگے۔

خود حضرت امام زمانہ علیہ السلام نے فرمایا:

میرے ظہور کی تعجیل کے لئے زیادہ سے زیادہ دعائیں کرو کہ اسی میں تمہاری بھلائی اور کامیابی ہے۔

وَ آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

وَ السَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

جوادی

ابو ظبی

۶/ شعبان المعظم ۱۴۱۴ھ

۱۷/ جنوری ۱۹۹۴ء

حج

حج، اسلام کا اہم ترین فریضہ ہے اور ہر صاحب استطاعت پر واجب ہے، وہ مرد ہو یا عورت۔ جوان ہو یا بوڑھا۔ واجب ہو جانے کے بعد حج نہ کرنے والا یہودی یا نصرانی مرتا ہے، مسلمان نہیں مرتا ہے۔

استطاعت

استطاعت کے معنی یہ ہیں کہ انسان کے پاس مکہ تک آنے جانے، قیام و طعام اور قربانی کا خرچ موجود ہو اور صحت کے اعتبار سے بھی سفر کرنے کے قابل ہو، راستہ بھی کھلا ہو اور محفوظ ہو کہ جانے والے پر کوئی پابندی نہ ہو۔

ان تینوں باتوں کے پیدا ہو جانے کے بعد ہر بالغ و عاقل انسان کو حج ادا کرنا چاہیے۔

باریکیاں

(۱) انسان کے پاس اس کی ضرورت سے زیادہ زمین، کتاب، زیورات یا کوئی دوسرا سامان موجود ہے تو اسے چاہیے کہ اُسے فروخت کر کے حج بیت اللہ کو جائے۔

(۲) عورت کے لئے محرم کی شرط نہیں ہے۔ صرف سفر میں عزت و آبرو کا محفوظ رہنا ضروری ہے چاہے کسی کے ساتھ سفر کرے یا تنہا جائے۔

(۳) مقروض آدمی کے پاس بقدرِ حج رقم موجود ہے اور قرض کی ادائیگی میں کافی زیادہ وقت باقی ہے جس کی طرف عقلا توجہ نہیں کرتے ہیں مثلاً ۵۰ سال کا وقت باقی ہے تو پہلے حج کرے اس کے بعد قرض ادا کرے۔۔ورنہ مہر کا مقروض تاحیات حج نہ کرسکے گا۔

(۴) ماں باپ یا بیوی کو حج کرانا واجب نہیں ہے بلکہ خود حج کرنا واجب ہے۔ لہٰذا اگر کسی شخص کے پاس تنہا اپنے سفر کا خرچ موجود ہے تو اس کا تنہا ہی سفر کرنا واجب ہے اور کسی دوسرے کو رقم دینے کا بھی حق نہیں ہے۔

(۵) لڑکے یا لڑکی کا غیر شادی شدہ ہونا حج کے لئے مانع نہیں ہے حج بہر حال واجب ہے۔ شادی شدہ ہو یا نہ ہو۔ شادی اسلام میں واجب نہیں ہے اور حج یقیناواجب ہے۔

(۶) ایک مرتبہ استطاعت پیدا ہو جانے کے بعد اگر حج نہیں کیا اور بعد میں مجبور بھی ہو گیا تو بھی حج بہر حال واجب رہے گا اور خود نہ جاسکے تو دوسرے کو نائب بنانا ہو گا، زندگی میں ممکن نہ ہو تو مرنے کے بعد اس فریضے کی ادائیگی کی وصیت کرنا ہو گی۔

(۷) جس شخص کے ذمے حج واجب ہے اس کے مرنے کے بعد حج کی رقم نکالے بغیر ترکہ تقسیم کرنا حرام ہے۔

(۸) حج سے پہلے خمس کا سال پورا ہو رہا ہے تو پہلے خمس ادا کرے گا اس کے بعد بقدر حج رقم بچ جائے تو حج واجب ہو گا ورنہ نہیں۔

(۹) زندہ ہو یا مُردہ سب کا حج پہلے ہی سال ہونا چاہیے۔حج کا ٹالنا جائز نہیں ہے۔

(۱۰) طواف کے لئے ختنہ شدہ ہونا ضروری ہے بنابریں اسکالحاظ حج سے پہلے واجب ہے۔

(۱۱) میت کے حج بدل کے لئے اس کے شہر سے جانے کی شرط نہیں ہے۔ میقات کے قریب سے بھی کوئی آدمی چلا جائے تو فریضہ ادا ہو جائے گا۔

نوٹ

جو حضرات اپنے مرحومین کی طرف سے حج بدل کرانا چاہتے ہیں وہ اس سے متعلق ہماری طرف رجوع کرسکتے ہیں۔

مہدی ٹورس اینڈ ٹراول

اقسام حج

حج کی تین قسمیں ہیں۔ تمتع۔ قران۔ افراد

حج تمتع

مکہ سے ۹۰؍ کلو میٹر دور رہنے والے افراد کا فریضہ ہے یعنی دنیا کے تمام ممالک۔

قران اور افراد

۹۰؍ کلو میٹر کے اندر رہنے والوں کا فریضہ ہے یعنی سعودی عرب ہی میں رہنے والے افراد۔

واضح رہے کہ جدہ مکہ سے ۹۰ کلو میٹر کے اندر ہے۔ لہٰذا وہاں کے مقیم حضرات اپنے قیام کے پہلے یا دوسرے سال حج کریں گے تو تمتع ہو گا اور تیسرے سال فریضہ تبدیل ہو جائے گا۔[1]

حج تمتع میں عمرہ پہلے ہوتا ہے اور حج بعد میں ہوتا ہے اور افراد میں حج پہلے ہوتا ہے اور عمرہ بعد میں۔

---

۱ لیکن اگر احرام جحفہ یا مدینہ سے باندھیں گے تو انہیں حج تمتع ہی کرنا ہو گا۔

حج تمتع میں قربانی واجب ہے اور افراد میں واجب نہیں ہے۔

حج تمتّع

اس حج کا مختصر ساخاکہ یہ ہے کہ اس میں پہلے عمرہ کرنا ہو گا اور اس کے بعد حج ہو گا۔
عمرہ کے اعمال میں احرام، طواف، نماز طواف، سعی اور تقصیر شامل ہیں اور حج کے اعمال میں، احرام، عرفات میں وقوف، مزدلفہ میں وقوف، روز عید رمی جمرۂ عقبہ، قربانی، سر منڈانا ہے پھر مکہ آکر طواف حج، نماز طواف، سعی، منٰی میں گیارہویں اور بارہویں رات کا قیام اور دونوں دنوں میں تینوں شیطانوں کی رمی۔ آخر میں طواف النساء اور نماز طواف نساء شامل ہیں۔

عمرۂ تمتّع

احرام

اعمالِ عمرۂ تمتع میں سب سے پہلا عمل احرام ہے اور اس کے لئے جگہ اور زمانہ دونوں کی قید ہے۔ زمانے کے اعتبار سے صرف شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ میں ہو گا۔ (جب کہ عمرۂ مفردہ پورے سال میں ہو سکتا ہے)۔ اور مکان کے اعتبار سے احرام، میقات (جس جگہ کو احرام کے لئے معین کیا گیا ہے) سے ہونا چاہیے۔ واضح رہے کہ

احرام کے معنی عمرہ یا حج کی نیت کے ساتھ لبیک کہنے کے ہیں۔ لباس احرام، احرام سے الگ ایک چیز ہے۔

ہدایات

ہوائی جہاز سے جدہ وارد ہونے والے حضرات یا مدینہ جا کر مسجد شجرہ سے احرام باندھیں گے۔ یعنی عمرۂ تمتع کی نیت کریں گے۔ یا جحفہ جا کر احرام باندھیں گے جو جدہ سے تقریباً ڈیڑھ سو کلو میٹر کے فاصلے پر راہِ مدینہ میں سڑک سے کچھ دور واقع ہے۔ سڑک پر واقع جگہ کا نام رابغ ہے جہاں سے نذر کے ذریعہ احرام باندھا جا سکتا ہے۔

جو حضرات میقات تک نہ جاسکتے ہوں یا نہ جانا چاہتے ہوں، انھیں یہ اختیار ہے کہ میقات کے برابر فاصلے سے "نذر کر کے" احرام باندھ لیں۔ لیکن میقات سے کم فاصلے سے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے، اور جدہ میں میقات سے کم فاصلے سے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے، اور جدہ میقات سے کم ہے لہٰذا جدّہ سے عمرۂ تمتع کا احرام نذر کے ساتھ بھی صحیح نہیں ہو سکتا ہے۔[1]

اب یہ حضرات جدّہ وارد ہو چکے ہیں تو رابغ جا کر بھی احرام باندھ سکتے ہیں ورنہ

---

1 آیۃ اللہ سیستانی مدظلہ کے مطابق جدہ اور مکہ کے درمیان ایک مقام میقات جحفہ کے برابر واقع ہے لہٰذا جدہ سے بھی نذر کر کے احرام باندھا جا سکتا ہے۔

اپنے ملک سے یا ہوائی جہاز کے اندر سے احرام باندھ کر آئیں۔(غسل احرام یا نماز احرام واجب نہیں ہے)۔

احرام کے بعد مردوں کے لئے سلے کپڑے پہننا اور زیر سایہ (دن میں) سفر کرنا حرام ہے۔ لہٰذا نیت احرام سے پہلے سلے کپڑے اُتار کر لُنگی اور چادر پہن لیں اور اس میں گرہ وغیرہ نہ لگائیں اور پھر احرام کے بعد زیر سایہ سفر بھی نہ کریں ورنہ اس کے لئے بطور کفارہ ایک جانور قربان کرنا ہوگا چاہے اپنے وطن واپس جاکر قربانی کریں اور "غریب" مومنین کو کھلا دیں۔ اس کفارے کو سادات اور غیر سادات دونوں استعمال کر سکتے ہیں۔

احرام میں طہارت کی شرط نہیں ہے۔ لہٰذا عورت حالت حیض میں بھی احرام کی نیت کر سکتی ہے۔ البتہ طواف وغیرہ پاک ہونے کے بعد ہی انجام دے گی اور اتنے دنوں تک احرام باقی رہے گا اور اس کے احکام پر عمل کرنا ہوگا۔ مسجد شجرہ سے احرام باندھنے میں ایسی عورت مسجد کے باہر سے احرام باندھے گی۔

احرام کے بعد حسب ذیل امور حرام ہو جاتے ہیں:

(۱) خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔

(۲) عورت سے صحبت کرنا۔

(۳) عورت کو بوسہ دینا۔

(۴) عورت کو جنسی خواہش کے ساتھ لمس کرنا۔

(۵) عورت کی طرف جنسی نگاہ سے دیکھنا۔

(۶) کسی بھی ذریعہ سے منی نکالنا۔

(۷) نکاح کرنا یا پڑھنا۔

(۸) خوشبو استعمال کرنا۔

(۹) ”مردوں کے لئے“ سلے ہوئے کپڑے کا پہننا۔

(۱۰) سرمہ لگانا۔

(۱۱) آئینہ دیکھنا۔

(۱۲) ”مردوں کے لئے“ موزہ یا بند جوتہ، چپل وغیرہ پہننا۔

(۱۳) جھوٹ بولنا۔ جھگڑا کرنا۔ جھوٹی قسم کھانا۔

(۱۴) جوں وغیرہ مارنا۔

(۱۵) تیل مالش کرنا۔

(۱۶) جسم کے بال کاٹنا یا جدا کرنا۔

(۱۷) ”مردوں کے لئے“ سر ڈھانکنا اور ”عورت کے لئے“ چہرہ پر کوئی کپڑا وغیرہ ڈالنا۔

(۱۸) ”مردوں کے لئے“ زیر سایہ (دن میں) سفر کرنا۔

(۱۹) بدن سے خون نکالنا۔

(۲۰) ناخن کاٹنا۔

(۲۱) اسلحہ ساتھ رکھنا۔

احرام کی باریکیاں

(۱) ہندو پاک سے بحری راستے سے آنے والے حضرات کا میقات یلملم نہیں ہے انھیں چاہیے کہ یلملم سے پہلے ہی نذر کرکے احرام باندھ لیں تاکہ میقات کے برابر فاصلہ یقینی رہے اور پھر زیر سایہ سفر کا کفارہ دیدیں اگر جہاز میں یہ فاصلہ دن میں طے کیا ہے۔

(۲) ”نذر“ کے معنی منّت ماننے کے ہیں کہ انسان خدا سے یہ عہد کرے کہ ”میں نے خدا کے لئے اپنے اوپر لازم قرار دیا ہے کہ عمرۂ تمتع کا احرام فلاں مقام سے باندھوں گا۔“

(۳) احرام کی نیت یہ ہے کہ ”میں عمرۂ تمتع کے لئے حجِ تمتع، حج اسلام میں احرام باندھتا ہوں، قربۃ الی اللہ“ اس کے بعد بلا فاصلہ ”لبیک“ کہے۔

(۴) ”تلبیہ“ کے معنی ہیں:۔ لبیک...... (حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں۔ حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں۔ حاضر ہوں)۔

(۵) تلبیہ کا سلسلہ مکہ پہونچنے تک (مستحباً) جاری رکھے اس کے بعد فوراًبند کر دے۔

(۶) نابالغ بچوں کو عمرہ کرانا ہے تو انھیں لباس احرام پہنا کر ان کی طرف سے نیت کرلے اور ممکن ہو توان سے بھی نیت کرائے۔

(۷) لباس احرام، احرام کے لئے شرط نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص نہ بھی پہنے گا تواس کا عمرہ صحیح ہو جائے گا۔ صرف گنہگار ہو گا اور سلے کپڑے پہننے کا کفارہ دینا ہو گا۔

(۸) لباس احرام کا ہمہ وقت رہنا بھی ضروری نہیں ہے۔ وہ اتارا بھی جاسکتا ہے اور بدلا بھی جاسکتا ہے۔ بلکہ نجس ہونے پر دھویا بھی جاسکتا ہے۔ جس طرح کہ غسل جنابت وغیرہ کرنا ہو تواسے اتار کر غسل کرے اور پھر دوسرا لباس احرام بھی پہنا جاسکتا ہے۔

(۹) لباس احرام میں لنگی، چادر واجب ہے۔ اس کے بعد زیادہ کپڑے بھی پہنے جاسکتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ سلے ہوئے نہ ہوں۔

(۱۰) عورت اپنے کپڑوں ہی میں احرام کی نیت کر سکتی ہے۔ اس کے لئے لنگی چادر کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ کالے کپڑوں سے پرہیز کرے۔

(۱۱) احرام میں جس چمڑے کا ذبیحہ نہ معلوم ہو اس کی پیٹی کمر میں نہ باندھیں۔ کافر ممالک سے آنے والی پیٹیوں کا استعمال خلاف احتیاط ہے ورنہ نماز طواف باطل ہو جانے کا خطرہ ہے۔

(۱۲) کسی شخص کا بھی احرام کے بغیر مکہ میں داخلہ جائز نہیں ہے لیکن ایک مرتبہ عمرہ کرنے کے بعد ایک مہینے (یعنی اسی مہینہ کی ۲۹/ یا ۳۰/ تاریخ تک) آمد و رفت کرنا جائز ہے۔

اس کے بعد دوبارہ عمرہ کرنا ہو گا۔

(۱۳) آیت اللہ سیستانی کے نزدیک احرام کے بعد رات کے وقت زیر سایہ سفر کرنا جائز ہے اور دن میں مسجد الحرام پہونچنے تک سایہ میں سفر نہیں کر سکتے۔

(۱۴) سفر کی حالت میں سایہ کرنا حرام ہے لیکن کسی منزل پر ٹھہرنے کے بعد ہر طرح کا سایہ کرنا جائز ہے، چاہے مکہ میں ہو یا عرفات میں ہو یا منٰی میں ہو یا راستے میں جہاں قیام کریں، ہر جگہ سایہ میں رہنا جائز ہے اور چھتری وغیرہ کا استعمال بھی جائز ہے۔

عمرۂ مفردہ

یہ عمرہ حج کے بعد یا سال کے اندر کسی وقت بھی ہو سکتا ہے اور ایک بہترین کارِ ثواب ہے۔ اس عمرہ کا احرام بھی باہر سے آنے والے حضرات جحفہ یا مدینہ سے باہر مسجد شجرہ ہی سے باندھیں گے یا نذر کر کے بقدر میقات فاصلے سے باندھیں گے البتہ مکہ میں رہ کر عمرہ کرنے والے حضرات حدود حرم سے باہر جا کر بھی احرام باندھ سکتے ہیں۔

☆ عمرۂ مفردہ میں طواف نساء واجب ہے لیکن عمرہ تمتع میں واجب نہیں ہے۔

☆ عمرۂ مفردہ میں طواف و سعی کے بعد سر منڈایا جا سکتا ہے لیکن عمرۂ تمتع میں صرف ناخن یا چند بال کاٹے جائیں گے اور سر منڈانا منیٰ سے پہلے جائز نہ ہو گا۔

☆ عمرۂ مفردہ کے بعد انسان اپنے وطن واپس جا سکتا ہے لیکن عمرہ تمتع کے بعد حج کئے بغیر حدود حرم سے باہر نہیں نکل سکتا ہے بلا ضرورت جدّہ وغیرہ جانا بھی ممنوع ہے۔

احکامِ میقات

میقات سے پہلے یا میقات کے بعد احرام باندھنا جائز نہیں ہے۔

احرام کے بغیر میقات سے آگے بڑھ جانے والے کے لیے میقات تک واپس آکر احرام باندھنا واجب ہے۔

اگر کسی شخص نے جدّہ سے عمرہ تمتع کا احرام نذر کر کے باندھ لیا ہے تو (بقول آیۃ اللہ سیستانی) غلط کام تو نہیں کیا ہے۔ اگر چہ جحفہ یا رابغ تک جانا بہتر ہو گا، اور نہ جا سکے گا تو جہاں تک جا سکے گا وہاں تک جا کر احرام باندھ کر واپس آنا ہو گا۔ اور یہ بھی نہ ہو سکے گا تو مکہ ہی سے دوبارہ احرام باندھ لے۔

کفارات محرمات احرام

(۱) عورت سے صحبت کرنے یا شہوت کے ساتھ بوسہ دینے اور خوش فعلی کرکے منی نکالنے کا کفارہ ایک اونٹ ہے۔ بلا شہوت بوسہ لینے میں بھی ایک بکری ہے البتہ دیکھنے یا لمس کرنے میں کفارہ نہیں ہے۔ شہوت سے لمس کرنے میں ایک بکری ہے۔

(۲) حالت احرام میں عقد کرنے کے بعد دخول بھی ہو جائے تو ایک اونٹ کفارہ ہے ورنہ صرف گناہ ہے۔

(۳) خودکاری کرکے منی نکالنے کا کفارہ ایک اونٹ ہے۔

(۴) کھانے میں خوشبودار چیز کے استعمال کرنے پر ایک بکری کفارہ ہے۔ کھانے کے علاوہ خوشبو کے استعمال میں بنابر احتیاط ایک بکری کفارہ ہے۔ البتہ حرام ضرور ہے۔

(۵) سلے کپڑے پہننے کا کفارہ ایک بکری ہے چاہے مجبوراً ہی استعمال کرے۔ عورت کے لئے سلے کپڑے پہننا حرام نہیں ہے اور نہ کوئی کفارہ ہے۔ مرد بھی تھیلی یا پیٹی وغیرہ استعمال کرسکتا ہے۔ بلکہ سوتے وقت لحاف وغیرہ بھی اوڑھ سکتا ہے۔

(۶) سرمہ لگانے میں کفارہ واجب نہیں ہے البتہ اگر اس میں خوشبو شامل ہے تو اسکا کفارہ دینا ہوگا۔

(۷) آئینہ دیکھنا حرام ہے لیکن اس میں کوئی کفارہ واجب نہیں ہے۔ احتیاطاً ایک بکری دے دینا چاہیے۔

(۸) مَردوں کے لئے ایسا جوتہ یا چپل یا موزہ پہننا جس سے پیر کا ظاہری حصہ ڈھک جائے حرام ہے اور احتیاطاً ایک بکری کفارہ بھی دے۔

(۹) جھوٹ بولنا، گالی بکنا، تفاخر کرنا (فخر کرنا) اگرچہ حرام ہے لیکن اس میں کوئی کفارہ نہیں ہے۔ البتہ استغفار کرنا چاہیے۔

(۱۰) بلا سبب و وجہ قسم کھانا حرام ہے لیکن سچی قسم پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔ جھوٹی قسم پر پہلی مرتبہ بکری، دوسری مرتبہ دو بکری اگر تین مرتبہ قسم کھائی اور کفارہ ادا نہیں کیا تو کفارہ متعدد نہیں ہو گا۔

(۱۱) جوں وغیرہ مارنے میں ایک مٹھی گندم وغیرہ بطور کفارہ دینا چاہیے۔

(۱۲) زینت کے لئے انگوٹھی پہننا، مہندی لگانا، یا زیورات کا استعمال کرنا حرام ہے لیکن ان سب میں کفارہ واجب نہیں ہے صرف استغفار ضروری ہے۔

(۱۳) مُحرِم، اپنے جسم کے بال کاٹ ڈالے تو پورا سر مونڈنے میں ایک بکری واجب ہے اور متفرق، یوم میں ایک ایک مٹھی گندم۔ دوسرے کا سر مونڈنے میں کوئی کفارہ نہیں ہے (احرام کے خاتمے پر اپنے حَلَق یا تقصیر میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے)۔

(۱۴) مرد کے لئے سر کا ڈھانکنا جائز نہیں ہے۔ سر پر سامان رکھنا اور پانی میں غوطہ لگانا بھی حرام ہے بلکہ غوطہ لگانا عورتوں کے لئے بھی حرام ہے۔ سر ڈھانکنے کا کفارہ ایک بکری ہے۔ دردِ سر کی صورت میں سر پر پٹی باندھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح اپنا ہاتھ بھی سر پر رکھ سکتا ہے اور تکیے پر سر رکھ کر لیٹ بھی سکتا ہے۔

(۱۵) عورت کے لئے چہرے پر کپڑا ڈالنا حرام ہے، پردہ کرنے کے لئے کپڑے کو چہرے سے دور رکھنا ہو گا۔ چہرہ ڈھانکنے کا کفارہ احتیاطاً ایک بکری ہے۔

(۱۶) زیر سایہ دن میں سفر کرنے کا کفارہ ایک بکری ہے۔ البتہ اگر سائے کا وجود و عدم برابر ہو تو کوئی کفارہ نہیں ہے۔ اس طرح اگر رات میں زیر سایہ سفر کیا ہے تو کوئی کفارہ نہیں ہے۔

منزل پر پہنچ کر، یعنی مکہ، عرفات، منیٰ، مزدلفہ میں زیر سایہ یا چھتری لے کر چلنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عورتوں کے لئے بہر حال زیر سایہ رہنا، چلنا، سفر کرنا سب جائز ہے۔

ایک احرام میں جتنی مرتبہ بھی زیر سایہ سفر کرے گا کفارہ ایک ہی رہے گا۔

(۱۷) جسم سے خون نکالنا اگرچہ حرام ہے لیکن اس میں کفارہ واجب نہیں ہے۔

(۱۸) ناخن کاٹنے میں ایک ناخن کا کفارہ ایک مُد (۳پاؤ) غلہ ہے اور تمام ناخنوں کا کفارہ ایک بکری ہے۔ ہاتھ پاؤں دونوں کے ناخن کاٹے گا تو دو بکریاں کفارے میں دے گا۔

(۱۹) اسلحہ ساتھ رکھنے کا کفارہ احتیاطاً ایک بکری ہے۔

(۲۰) حرم کے درخت کاٹنے کا کفارہ اس کی قیمت ہے اور گھاس اکھاڑنے میں کوئی کفارہ نہیں ہے۔

محرمات اور کفارات کا تفصیلی جائزہ

☆ احرام کے بعض محرمات عام طور سے حجاج کرام سے تعلق نہیں رکھتے ہیں اور نہ ان کا کوئی محل ہوتا ہے۔ جیسے : جماع کرنا، خود کاری کرنا، عقد کرنا، سرمہ لگانا، اسلحہ باندھنا، درخت کاٹنا وغیرہ۔

☆ بعض محرمات میں کفارہ واجب نہیں ہے۔ جیسے : آئینہ دیکھنا، جھوٹ بولنا، جھگڑنا، انگوٹھی پہننا، مہندی لگانا، زیور پہننا، عورت کا چہرہ کو ڈھانکنا، خون نکالنا، جوتہ یا چپل سے پیر ڈھانکنا۔

☆ ان حالات میں صرف درج ذیل مقامات پر کفارہ واجب رہ جاتا ہے۔

عورت کو بوسہ دینا۔ خوش فعلی سے منی نکالنا، خوشبو دار چیز کا کھانا۔ (سیب، سنترہ جیسے پھلوں کے علاوہ) سلے کپڑے پہننا، جھوٹی قسم کھانا، جوں مارنا، مرد کا سر ڈھانکنا یا زیر سایہ دن میں سفر کرنا، ناخن کاٹنا۔

اگر مُحرِم، ان تمام امور سے پرہیز کرے تو تمام کفارات سے نجات حاصل کر سکتا ہے اور جملہ محرمات احرام سے پرہیز کر لے تو گناہ سے بھی محفوظ رہ سکتا ہے اور جملہ محرمات شریعت اسلام سے پرہیز کر لے تو جہنم سے بھی محفوظ رہ سکتا ہے۔

☆ مسئلہ کے نہ جاننے والے یا بھول جانے والے انسان پر کوئی کفارہ واجب نہیں ہے۔ صرف غفلت میں بال گر جانے یا جہالت میں ناخن کاٹنے یا تیل مالش کرنے

میں کفارہ واجب ہے۔ ورنہ اور کوئی کفارہ واجب نہیں ہے اور مذکورہ کفارات نہایت درجہ مختصر ہیں۔

☆ کفارہ کا جانور وطن واپس آکر یا دوسرے ملک میں بھی ذبح کرا کے مستحقین پر تقسیم کر سکتا ہے اور اس کار خیر کے لئے دینی مدارس اور یتیم خانوں کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ ان سے بہتر مستحقین کہیں اور نہیں مل سکتے ہیں۔

طواف

احرام کے بعد عمرہ کا دوسرا عمل طواف خانہ کعبہ ہے۔

طواف میں چند باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

(۱) عمرۂ تمتع کے طواف کی نیت یوں کرے:

"میں سات مرتبہ طوافِ خانہ کعبہ کرتا ہوں عمرۂ تمتع میں حج تمتع حج اسلام کے لئے واجب قربۃ الی اللہ"

(۲) طواف میں خانہ کعبہ کو حتی الامکان بائیں ہاتھ پر رکھے، اور وہ سامنے یا پس پشت نہ ہونے پائے۔ حجر اسماعیل کے پاس اس کا زیادہ خیال رکھنا چاہیے۔

(۳) طواف حجرِ اسماعیل کے باہر باہر اور مقام ابراہیم کے اندر اندر ہونا چاہیے۔ البتہ زیادہ مجمع میں مقام ابراہیم کے باہر بھی طواف ہو سکتا ہے۔

(۴) طواف کا ہر چکر حجر اسود کے پاس سے شروع ہو کر وہیں آکر ختم ہونا چاہیے اور اسی طرح سات شوط (چکر) پورے کرنا چاہیے۔

(۵) طواف کے لئے وضو یا غسل کا ہونا ضروری ہے۔ درمیان طواف اگر وضو ٹوٹ جائے تو اگر چار چکر پورے ہو چکے ہیں تو وضو کر کے وہیں سے جوڑ دے ورنہ پھر سے شروع کرے۔

(۶) عورت کو دورانِ طواف حیض آجائے تو فوراً باہر نکل جائے اور ایام ختم ہونے کے

بعد طواف کرے اور وقت تنگ ہو تو احرام حج باندھ کر عرفات و منٰی چلی جائے اور وہاں سے واپس آکر طواف عمرہ کر کے پھر طواف حج بجالائے۔ البتہ سعی و تقصیر وغیرہ حج سے پہلے ہی کرلے کہ اس میں طہارت شرط نہیں ہے اور اس کی جگہ مسجد الحرام کے باہر ہے۔

(۷) عورت کو چاہیے کہ مکہ پہونچنے کے بعد فوراً اعمال عمرہ انجام دے لے تاکہ ایام نجاست کی زحمت پیش نہ آئے ورنہ قصداً تاخیر کی اور حیض آگیا اور وقت حج بھی آگیا تو حج افراد کی نیت کر کے پہلے حج کرے گی اور بعد میں عمرہ کرے گی اور پھر دوسرے سال دوبارہ حج کرنا ہو گا۔

(۸) سنتی طواف میں وضو یا غسل کی شرط نہیں ہے۔ البتہ نماز طواف بغیر طہارت کے نہیں ہو سکتی ہے۔

(۹) طواف میں بدن اور لباس کی طہارت بھی ضروری ہے اور یہاں انگلی کے پور کے برابر خون بھی معاف نہیں ہے جو کہ عام نمازوں میں معاف ہے۔

(۱۰) مرد کے لئے طواف میں ختنہ کی بھی شرط ہے۔ اس کے بغیر طواف صحیح نہ ہو گا، اگرچہ دوسرے کسی عمل میں بھی یہ شرط نہیں ہے۔ ختنہ فی الفور ممکن نہ ہو تو دوسرے سال حج کرے لیکن ختنہ کے بغیر طواف اور پھر عمرہ وحج سب باطل ہے۔

(۱۱) طواف کے لئے ضروری ہے کہ کعبہ کے اونچائی کے اندر ہو لہٰذا مسجد کی اوپری منزلوں پر طواف صحیح نہیں ہے۔

نماز طواف

طواف کے بعد دو رکعت نماز طواف مثل نماز صبح (بلا اذان و اقامت)واجب ہے۔ نیت نماز طواف کی ہو گی اور جگہ مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے یا مجبوری میں اس کے برابر ہو گی۔ مجمع میں قریب جگہ نہ ملے تو دور بھی نماز ہو سکتی ہے لیکن قریب ہونے کی کوشش کرے۔ سنتی طواف کی نماز پوری مسجد میں کسی جگہ بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

باریکیاں

(۱) طواف انجام دینے کی طاقت نہیں ہے تو کسی کے کاندھے یا چار پائی پر طواف کر سکتا ہے۔نائب بنانا صحیح نہیں ہے۔نیابت بالکل ناممکن ہو جانے کی صورت میں ہوتی ہے۔

(۲) طواف میں نیابت کرنے والے کے لئے احرام کی شرط نہیں ہے۔ البتہ اگر باہر سے طواف کے لیے آرہا ہے تو مکہ میں بغیر احرام کے داخل نہیں ہو سکتا ہے۔

(۳) اگر چار پائی پر طواف کرنے کا امکان تھا اور دوسرے کو نائب بنا دیا تو یہ طواف باطل ہے اور دوبارہ طواف کرنا ہو گا۔

(۴) نمازِ طواف کو مکمل طور پر صحیح ہونا چاہیے۔صحیح ہونے کا اطمینان نہ ہو تو خود بھی پڑھے اور نائب بھی بنائے۔

(۵) نماز طواف کسی کے ساتھ باجماعت بھی پڑھ لے تو خود بہر حال پڑھنا پڑے گی۔

سعی

طواف و نماز طواف کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا ہوگی۔ کوہِ صفا سے سعی کا آغاز ہوگا اور کوہِ مروہ پر خاتمہ ہوگا، اس کی واپسی دوسرا چکر شمار ہوگی اور اس طرح سات چکر ضروری ہونگے جن کا خاتمہ مروہ پر ہوگا اور وہیں تقصیر کرنا ہوگی یعنی احرام سے خارج ہونے کی نیت سے چند بال یا ناخن کاٹ دینا ہوں گے اور احرام کا خاتمہ ہوجائے گا اور تمام محرمات احرام حلال ہوجائیں گے اور مکہ سے باہر جانے کے علاوہ ہر طرح کی آزادی مل جائے گی البتہ حج سے پہلے سر منڈانا حرام رہے گا۔

(۱) سعی میں طہارت کی شرط نہیں ہے۔ (۲) سعی میں پیدل چلنے کی بھی شرط نہیں ہے۔ (۳) سعی کے دوران صفا یا مروہ کہیں بھی بیٹھ کر دم لے سکتا ہے۔ (۴) پیدل یا سواری، کسی طرح بھی سعی ممکن ہو تو نائب نہیں بنا سکتا ہے۔ (۵) طواف کے بعد فی الفور سعی واجب نہیں ہے لیکن زیادہ تاخیر بھی جائز نہیں ہے۔

نوٹ:

عمرۂ تمتع میں طواف نساء واجب نہیں ہے لیکن عمرۂ مفردہ میں بہر حال واجب ہے اور جس قدر عمرۂ مفردہ کرے گا اتنے ہی طواف نساء انجام دینا ہونگے اور ہر طواف کے ساتھ دو رکعت نماز طواف بھی ادا کرنا ہوگی۔

اعمال حج

آٹھ ذی الحجہ کو احرام حج باندھنا ہوگا یہ کام ۹/ ذی الحجہ کی صبح کو بھی ہو سکتا ہے لیکن عام طور سے قافلے آٹھ ذی الحجہ کو روانہ ہو جاتے ہیں۔ یہ احرام اپنے گھر یا مسجد الحرام یا کسی بھی جگہ سے ہو سکتا ہے۔ نیت احرام حج تمتع کی ہو گی۔ (احرام کے بعد پھر مستحبی طواف کرنے کا حق نہیں ہے اب صرف منیٰ ہوتے ہوئے یا سیدھے عرفات جانا ہو گا)

عرفات[۱]

عرفات میں ۹/ ذی الحجہ کو زوال آفتاب سے غروب تک رہنا ہو گا اور یہاں صرف رہنا واجب ہے باقی اعمال یعنی نماز، تلاوت، دعا وغیرہ اختیاری ہیں۔

زوال کے قریب وقوف عرفات کی نیت کرے اور غروب تک مقیم رہے۔ کسی وجہ سے غروب تک نہ پہونچ سکے اور شب میں تھوڑی دیر وقوف کرلے تو بھی کافی ہے۔

---

۱ آیۃ اللہ سیستانی مدظلہ کے مطابق حاجی کو میدان عرفات میں حقیقی و شرعی ۹/ ذی الحجہ کو ہونا چاہیئے اور اگر سعودی حکومت کی تاریخ غیر شرعی ہو تو دوسرے مجتہد کی طرف اس مسئلہ میں رجوع کر کے ہی حج انجام دے۔

مزدلفہ

غروب کے بعد مزدلفہ کے لئے روانہ ہو گا اور وہاں اذان صبح سے پہلے پہونچ جائے گا۔ نماز مغربین وہیں جاکر پڑھے تو بہتر ہے۔لیکن تاخیر کا خطرہ ہو تو عرفات ہی میں پڑھ کر روانہ ہو گا اور یہیں سے تقریباً ستّر عدد کنکریاں جمع کی جائیں گی جو منٰی میں رمی ُجمرات کے کام آئیں گی۔

عورتیں، بچے، ضعیف اور مریض طلوع فجر سے پہلے بھی مزدلفہ سے نکل سکتے ہیں اور ان کے ذمے دار اور تیماردار بھی ان کے ساتھ جاسکتے ہیں تاکہ بھیڑ اور ہجوم میں پریشان نہ ہو جائیں۔

باریکیاں

(۱) مجبوری میں عرفات میں شب عید اور مزدلفہ میں صبح عید پہونچ جانے والے کا حج صحیح ہے۔

(۲) عرفات میں اصلاًنہ پہونچنے اور صرف مزدلفہ میں شب عید پہونچ جانے والے کا حج بھی صحیح ہے۔

(۳) عرفات، اصلاًنہ پہونچنے اور مزدلفہ صبح عید پہونچ جانے والے کا حج بھی صحیح ہے۔

(۴) عورت کو یہ اندیشہ ہے کہ دس ذی الحجہ کے بعد حیض شروع ہو جائے گا اور اس کے خاتمے تک قافلہ انتظار نہیں کرے گا تو وہ عرفات جانے سے پہلے طواف حج اور نماز طواف انجام دے سکتی ہے۔

واجبات منیٰ

مزدلفہ میں رات گذارنے کے بعد آفتاب نکلتے ہی انسان مزدلفہ کی سرحد سے منٰی کی طرف باہر نکل سکتا ہے۔ منٰی پہونچنے کے بعد اسے سب سے پہلا کام رمیٔ جمرۂ عقبہ (بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنا) انجام دینا ہے۔ اس کام کے لئے مزدلفہ ہی سے کنکریاں جمع کرنا ہوں گی کم از کم سترّ عدد کنکریاں جمع کر کے تھیلی میں رکھ دے۔ انگلی کے ایک پور کے برابر کنکریاں ہوں نہ اتنی بڑی ہوں کہ حجاج زخمی ہو جائیں اور نہ اتنی چھوٹی ہوں کہ ہوا میں اڑ جائیں اور جمرہ تک نہ پہونچ سکیں۔

جمرۂ عقبہ کو سات کنکریاں مارنا ہیں ''ایک ایک کر کے ''اور سب کا لگنا بھی شرط ہے۔ موجودہ جمرہ کی دیوار پر مارنا صحیح ہے اگرچہ وسط میں مارنا بہتر ہے۔ اس کام میں طہارت یا قبلہ رو ہونے کی شرط نہیں ہے۔

رمی کی نیت یہ ہوگی: **جمرۂ عقبہ کو سات کنکریاں مارتا ہوں حج تمتع میں واجب قربۃ الی اللہ**

یہ کام دن ہی کے دوران انجام پانا چاہیے صرف عورتوں کو یہ اختیار ہے کہ وہ مزدلفہ سے رات ہی میں چلی آئیں اور رمی کر لیں ورنہ دوسری رات انھیں بھی قضا کی نیت کرنا ہوگی۔ مرد بہر حال دن ہی میں رمی کریں گے۔

اب اگر دن میں منیٰ نہ پہونچ سکے تو دوسرے دن پہلے دس ذی الحجہ کی قضا جمرۂ عقبہ کو ماریں گے پھر قربانی کریں گے، سر کے بال منڈائیں گے، اس کے بعد گیارہ تاریخ کے اعمال انجام دیں گے۔

واضح رہے کہ کنکریاں حدود حرم کے اندر کی ہونی چاہیں۔ اپنے ملک سے لانے کا اختیار نہیں ہے اور پھر نئ ہونی چاہیں کہ استعمال شدہ نہ ہوں۔ اسی جگہ سے اُٹھا کر مار دینے کا اختیار نہیں، البتہ دوسرے حاجی سے مانگ کر لے سکتے ہیں خود اپنے ہاتھ سے چننا شرط نہیں ہے۔

فقط ایک جمرۂ عقبہ کو پتھر مارنے کے بعد قربانی کرنا ہو گی۔

قربانی میں ایک آدمی کی طرف سے ایک جانور ہو گا اس میں شرکت جائز نہیں ہے۔

بھیڑ، بکری کم سے کم سات ماہ کی ورنہ ایک سال کی ہونی چاہیے۔

جانور کانا، لنگڑا، کان کٹا، سینگ ٹوٹا اور خصّی نہ ہو اور زیادہ لاغر و کمزور بھی نہ ہو۔

یہ قربانی منیٰ میں ہونی چاہیے اور آج کل قربان گاہ منیٰ کے باہر ہے لہٰذا ۱۲/۹ ذی الحجہ تک بھی قیام کا امکان ہو اور منیٰ میں قربانی کر سکتا ہو تو انتظار کرے ورنہ موجودہ قربان گاہ میں یا حدود حرم میں کہیں بھی ذبح کر دے یا کروا دے۔

قربانی کرنے کے لئے دوسرے شخص کو نائب بنا سکتا ہے چاہے خود بھی نیابۃً حج کر رہا ہو۔

قربانی کے بعد اس کے گوشت کا ایک حصہ احتیاطاً مومن فقیر کو صدقہ دے۔

ایک حصہ کسی مومن کو ہدیہ دے اور ایک حصے میں سے خود کھائے۔ فقیری حصہ اس کے وکیل کو بھی دے سکتا ہے کہ منیٰ میں فقیر نہیں پائے جاتے ہیں...... مومنین کا حصہ کسی حاجی کو بخش دے اور وہ قبول کر کے وہیں چھوڑ دے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

حصہ الگ الگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے صرف فرضی تقسیم بھی کافی ہے۔ اگر منیٰ میں فقیر نہ مل سکے تو منیٰ کے ذبح شدہ جانور کے ایک تہائی گوشت کی قیمت کسی فقیر کو دے دے۔

قربانی کا بدل

اگر اتفاق سے پیسے کم پڑ جائیں یا معلوم ہو جائے کہ امسال جانور نہ مل سکیں گے تو قربانی کے بدلے ۷/۸/۹ ذی الحجہ تین روزے مکہ میں رکھے اور سات روزے اپنے وطن واپس آنے کے بعد رکھے۔

قربانی کے یہ دس روزے واجب ہیں اور بہتر یہ ہے کہ وہ تین روزے بھی مسلسل رکھے جائیں اور یہ سات بھی۔

حلق و تقصیر

قربانی کے بعد منیٰ ہی میں سر کے بال کٹوانا ہوں گے اور بہتر یہ ہے کہ سارے بال صاف کرا دے، اگرچہ چند بالوں پر بھی اکتفا کر سکتا ہے۔ لیکن پہلے پہل حج کرنے والے کو احتیاطاً حلق ہی کرانا چاہیے۔ اپنے بال اپنے ہاتھ سے بھی کاٹ سکتا ہے اور دوسرے کی بھی مدد لے سکتا ہے اگرچہ جو شخص حالت احرام میں ہے اسے دوسرے کے بال نہیں کاٹنا چاہیے۔ یہ اور بات ہے کہ کاٹ بھی دے گا تو کوئی کفارہ واجب نہ ہو گا۔

اعمال منیٰ کے بعد

منیٰ کے اعمال کے بعد اگر اتنا وقت باقی رہ گیا ہے کہ اسی دن مکہ جاکر وہاں کے اعمال انجام دے کر غروب سے پہلے منیٰ واپس پہنچ جائے تو مکہ جاکر وہاں کے اعمال بجالائے ورنہ ۱۱/ ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں کو ۷/۷ کنکریاں مارنے کے بعد مکہ جائے اور اگر ۱۰/ ذی الحجہ کو رمی، ذبح، حلق وغیرہ نہیں کرسکا ہے تو پہلے بہ نیت قضا بڑے شیطان کو پتھر مارے، پھر ذبح کرے، پھر سر منڈائے پھر تینوں شیطانوں کو ادا کی نیت سے پتھر مارے اور اس کے بعد مکہ جائے اور وقت نہ مل سکے تو ۱۲/ ذی الحجہ کو زوال کے بعد مکہ جاکر ان اعمال کو انجام دے۔ گیارہویں، بارہویں رات میں منیٰ میں قیام ضروری ہے چاہے غروب سے نصف شب تک ہی ہو۔

اور پھر دونوں دن تینوں شیاطین کو پتھر مارنا بھی واجب ہے۔

بارہویں تاریخ کو پتھر مارنے کے بعد زوال تک انتظار کرنا ضروری ہے اور زوال کے بعد ہی منیٰ سے مکہ واپس جاسکتا ہے۔

حاجی کو یہ اختیار بھی ہے کہ وہ منیٰ سے گیارہویں رات کو نصف شب کے بعد مکہ چلا جائے اور وہاں اعمال بجالائے لیکن گیارہ کے دن میں ایسے وقت سے واپس آجائے کہ دن ہی دن میں تینوں شیاطین کو رمی کرسکے۔

اس بات کا خیال کرنا ضروری ہے کہ بارہویں تاریخ کو زوال کے بعد اور مغرب سے

پہلے حدود منٰی سے باہر نکل جائے ورنہ شب میں پھر قیام کرنا پڑے گا اور ۱۳/ ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں کو پتھر بھی مارنا ہوں گے اس کے بعد ہی مکہ واپس جانے کا اختیار ہو گا۔

ان اعمال میں سر منڈانے کے بعد تمام محرمات احرام حلال ہو جاتے ہیں۔ صرف خوشبو اور عورتیں حرام رہ جاتی ہیں کہ طواف حج کے بعد خوشبو حلال ہو گی اور طواف نساء اور نماز طواف نساء کے بعد عورت حلال ہو گی۔

متفرق اہم باریکیاں

طواف نساء مرد اور عورت دونوں کے لئے واجب ہے اور یہ طواف بالکل دوسرے طواف کے مانند ہے، صرف نیت طواف نساء کی ہوگی اور اس کے بغیر نہ مرد کے لئے عورت حلال ہوگی اور نہ عورت کے لئے مرد حلال ہوگا بلکہ نابالغ بچہ بھی اگر عمرۂ مفردہ یا حج تمتع میں طواف نساء نہیں کرے گا تو بالغ ہونے کے بعد اسے بھی عقد کرنے کا حق نہ ہوگا۔

حج بیت اللہ کے ساتھ زیارت مدینہ منورہ کی بے حد تاکید کی گئی ہے چاہے پہلے جائے یا بعد میں جائے۔

مدینہ منورہ میں چالیس نمازیں ادا کرنے کی کوئی شرط نہیں ہے۔

مدینہ میں زیارت مرسل اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ زیارت معصومین علیہم السلام بقیع کے ساتھ شہداء اُحد کی بھی زیارت کرنی چاہیے۔

مساجدِ مدینہ میں مسجد قباء، مسجد قبلتین کافی اہمیت کی حامل ہیں۔

بیت الاحزان بھی ایک تاریخی یادگار ہے جسے دھیرے دھیرے ختم کر دیا گیا ہے۔

سعودی عرب میں عام طور سے کھلی بسیں یا گاڑیاں فراہم نہیں ہوتی ہیں لہٰذا بہتر ہے کہ انسان بند گاڑی سے چلا جائے اور احرام میں زیر سایہ دن میں سفر کرنے کی بنا پر مردوں کی طرف سے کفارہ ادا کر دے۔

نماز میں سجدہ گاہ کے استعمال سے پرہیز کرے کہ خدّام اسے بدعت کہہ کر اس

کی توہین کرتے ہیں۔

مسجد الحرام کا اپنا پتھر بھی قابل سجدہ ہے اور مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فرش کے درمیان پتھر خالی ہے تو اس پر سجدہ کرے ورنہ چٹائی، پنکھا یا کاغذ پر سجدہ کرے بلکہ وہاں قالین پر بھی سجدہ کیا جاسکتا ہے۔ حتی الامکان ہاتھ پر سجدہ صحیح نہیں ہے۔

وقت نماز مسجد میں موجود ہے تو شریک نماز ہو جائے اور ارکان نماز کو باقاعدہ طور پر بجالائے۔

عرفات میں مومنین کرام، ظہور امام اور نصرت لشکر اسلام کے بارے میں مسلسل دعائیں کرتے رہیں۔

سوتے وقت اس بات کا خیال رکھے کہ سر نہ ڈھکنے پائے کہ یہ بات حالت احرام میں مردوں کے لئے صحیح نہیں ہے۔ عورت بھی اپنے چہرے کا خیال رکھے کہ اس پر کپڑا نہ پڑنے پائے۔

منٰی میں سر منڈانے کے بعد سلے کپڑے پہن سکتا ہے اور بند گاڑی میں سفر بھی کر سکتا ہے۔

مجبوری کی حالت میں مکہ کے اعمال طواف وسعی وغیرہ ۲۹/ ذی الحجہ تک انجام دیئے جاسکتے ہیں۔

جس عورت نے حیض کے خوف سے طواف وغیرہ کر لیا تھا اسے حیض نہیں آیا تو منٰی سے واپسی پر دوبارہ اعمال انجام دے۔

جس عورت نے عرفات جاتے وقت طواف وغیرہ احتیاطاً نہیں کیا ہے اور اچانک حیض آگیا ہے اور قافلے کے ٹھہرنے کا امکان نہیں ہے تو طواف و نماز کے لئے کسی کو نائب بنا دے اور سعی خود کرے کہ سعی میں طہارت کی شرط نہیں ہے۔ پیشگی طواف میں بھی سعی خود کرنا چاہیے اور واپس آکر دوبارہ بھی اگر طواف ممکن نہیں ہے تو سعی کرلینا چاہیے۔

جس شخص نے قصداً طوافِ نساء نہیں کیا ہے چاہے مسئلے سے ناواقف ہی کیوں نہ رہا ہو، اسے خود جاکر طواف نساء کرنا ہوگا ورنہ عورت حرام ہی رہے گی۔ البتہ اگر بھول کر یا مجبوراً چھوڑ دیا ہے تو نائب بھی بنا سکتا ہے۔

عرفات سے پہلے طواف نساء کرلینے والی عورت اپنے شوہر کے لئے حلال نہ ہوگی جب تک باقی اعمال تمام نہ ہو جائیں اور منیٰ میں حلق اور قربانی مکمل نہ ہو جائے۔

اگر کوئی شخص احرام باندھ کر جدّہ وارد ہوا اور حکام نے کسی وجہ سے داخلے سے روک دیا تو احرام کے خاتمے کے لئے ایک جانور ذبح کرنا ہوگا یا اس کے بدلے تین روزے رکھنا ہوں گے اور سات روزے واپسی کے بعد رکھے گا ورنہ اس کے بغیر احرام باقی رہے گا اور محرمات احرام سے پرہیز کرنا پڑے گا۔ قربانی کے بعد تقصیر بھی کرلے تو بہتر ہے۔

اگر عمرۂ تمتع کا احرام باندھنے کے بعد بیماری کی وجہ سے مجبوری ہو جائے تو قربانی دے کر احرام ختم کر سکتا ہے اور اگر احرام حج تمتع میں عرفات تک پہونچنے سے مجبور ہو گیا ہے تو عمرۂ مفردہ بجالا کر احرام کو ختم کر سکتا ہے۔

والسلام علیٰ من التبع الھدیٰ (جوادی)

نیابت

۱۔ نیابت زندہ و مردہ دونوں کی جانب سے ہو سکتی ہے۔ لیکن زندہ شخص کی طرف سے واجبی حج کی نیابت اُس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک وہ خود اعمال حج بجا لانے پر قدرت رکھتا ہے۔ البتہ اگر وہ بالکل مجبور و معذور ہے تو اس صورت میں نائب معین کر سکتا ہے۔ مستحبی حج کی نیابت میں ایسی کوئی شرط نہیں ہے۔

۲۔ میت (مردہ) کی طرف سے ہر حال میں نیابت کی جا سکتی ہے چاہے وہ حج واجب ہو یا مستحب۔ اجرت لے کر کیا جا رہا ہو یا ایسے ہی انجام دیا جا رہا ہو۔

صحیح نیابت

صحیح نیابت کے لئے ضروری ہے کہ اُس شخص کی تعیین کی جائے جس کی طرف سے نیابت کی جا رہی ہے۔ اور اس شخص کو نائب بنایا جائے جس کے لئے یقین ہو کہ وہ غلط اعمال انجام نہ دے گا۔

نائب کس کی تقلید کرے؟

جس کی نیابت کی جا رہی ہے اگر زندہ ہے تو نائب کو چاہئے کہ اسکی تقلید کے مطابق اعمال انجام دے اور اگر مردہ کی نیابت کر رہا ہے اور اُس نے وصیت کیا ہو تو مرحوم آیت

اللہ خوئیؒ کے فتوے کے مطابق احتیاط کی بنا پر اُسکے ورثہ کی باتوں پر عمل کرے اور اگر وصیت نہ کی ہو تو نائب اپنی تقلید پر عمل کرے اور ورثہ کی باتوں کا بھی لحاظ رکھے۔

آیت اللہ السید علی السیستانی دام ظلہ العالی کی فتوے کے مطابق نائب اپنی تقلید کے مطابق عمل کرے۔ لیکن اگر اجیر ہوا ہے کہ منوبٌ عنہ (جسکے لئے نیابت کی جائے) کی تقلید کے مطابق عمل کرے گا تو پھر اُس پر عمل کرے۔

کفارہ، نائب کے ذمہ ہوتا ہے

اگر نائب ایسے اعمال بجالائے جس پر کفارہ واجب ہو جاتا ہے تو یہ کفارہ نائب کو خود اپنے مال سے دینا ہے۔

نائب دوسروں کو نیابت نہیں دے سکتا

نیابت دینے والا کسی مولوی یا کسی مردِ مومن کو جو مسائلِ حج سے آشنا ہے اور حج کا تجربہ بھی رکھتا ہے، اُس شخص کو نائب بنا رہا ہے تو نائب کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے کو یہ کام سونپ دے۔ البتہ جس نے اجیر کیا ہے اُسکی اجازت سے دوسرے کو یہ کام سونپ سکتا ہے۔

نیابت کے مسائل کا خلاصہ

نیابت کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ضروری ہیں۔

نیابت کرنے والا:

۱۔ عاقل ہو۔

۲۔ بالغ ہو۔

۳۔ مسلمان بلکہ مومن ہو۔

۴۔ خود اس پر حج واجب نہ ہو۔

۵۔ ختنہ شدہ ہو۔

۶۔ مسائلِ حج سے واقف ہو۔

۷۔ نیابت کے لئے پہلے سے حج انجام دے چکنا ضروری نہیں ہے بلکہ پہلی بار جانے والا بھی نیابت کر سکتا ہے بلکہ بعض اوقات یہ بہتر ہے۔

۸۔ نیابت میں مرد و عورت کی شرط نہیں ہے یعنی عورت کی نیابت مرد اور مرد کی نیابت عورت کر سکتی ہے۔

۹۔ نیابت کے لئے جس کی طرف سے عمل ہو رہا ہے اس کا قصد و نیّت میں ذکر ضروری ہے بلکہ زبان سے دہرا بھی لے۔

۱۰۔ نیابت میں اجرت شرط نہیں ہے۔کسی مقدار پر یا بغیر کسی اجرت کے بھی نیابت ہو سکتی ہے۔

زیارات وادعیہ

یوں تو مدینہ منورہ کی زیارات میں متعدد زیارات وادعیہ مستحب ہیں جن میں سے بعض یہاں ذکر کی جارہی ہیں۔

مسجد النبیؐ اور ائمہ بقیع علیہم السلام کی زیارت کے لئے اذن دخول:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَدْ وَقَفْتُ عَلٰی بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ بُیُوْتِ نَبِیِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَ آلِهِ

خدایا! میں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکانات کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر کھڑا ہوں

وَ قَدْ مَنَعْتَ النَّاسَ اَنْ یَّدْخُلُوْا اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَقُلْتَ یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اور تونے تمام لوگوں کو اس بات سے روک دیا ہے کہ ان گھروں میں بغیر اجازت کے داخل ہوں، اور فرمادیا ہے کہ ایمان والو!

لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعْتَقِدُ حُرْمَةَ صَاحِبِ

خبردار، پیغمبرؐ کے گھروں میں داخل نہ ہونا جب تک تمہیں اجازت نہ دے دی جائے۔

خدایا! میں اس مزار مقدس کے صحاب قبر

هٰذَا الْمَشْهَدِ الشَّرِيفِ فِيْ غَيْبَتِهِ كَمَا أَعْتَقِدُهَا فِيْ حَضْرَتِهِ وَ

أَعْلَمُ أَنَّ

کی حرمت کو اس کی غیبت میں اتنا ہی عظیم سمجھتا ہوں جتنا ان کی موجودگی اور زندگی میں اور میں جانتا ہوں کہ

رَسُوْلَكَ وَ خُلَفَائَكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَحْيَاءٌ عِنْدَكَ يُرْزَقُوْنَ

يَرَوْنَ مَقَامِيْ

تیرے پیغمبرؐ اور ان کے خلفاء علیہم السلام زندہ ہیں۔ اور تیری بارگاہ میں رزق پا رہے ہیں۔ وہ میرے موقف کو دیکھ رہے ہیں،

وَ يَسْمَعُوْنَ كَلَامِيْ وَ يَرُدُّوْنَ سَلَامِيْ وَ أَنَّكَ حَجَبْتَ عَنْ سَمْعِيْ

كَلَامَهُمْ

میرے کلام کو سُن رہے ہیں اور میرے سلام کا جواب دے رہے ہیں یہ اور بات ہے کہ تو نے ان کے کلام کو ہمارے کانوں سے مخفی کر دیا ہے

وَ فَتَحْتَ بَابَ فَهْمِيْ بِلَذِيْذِ مُنَاجَاتِهِمْ وَ إِنِّيْ أَسْتَاذِنُكَ يَا

رَبِّ أَوَّلاً

اور ہمارے فہم کے دروازہ کو ان کی لذیذ مناجاتوں کے لئے کھول دیا ہے۔ خدایا! میں

پہلے تجھ سے،

وَّ اَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ ثَانِيًا وَ اَسْتَاْذِنُ

اس کے بعد تیرے پیغمبر ﷺ سے اور اس

خَلِيْفَتَكَ الْاِمَامَ الْمَفْرُوْضَ عَلَيَّ طَاعَتُهٗ

خلیفہ رسول سے جو امام واجب الطاعت ہے۔

پھر کہے:

وَ الْمَلٰٓئِكَةَ الْمُوَكَّلِيْنَ بِهٰذِهِ الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ ثَالِثًا

اور ان فرشتوں سے اجازت طلب کرتا ہوں جو اس حرم مبارک میں متعین کئے گئے ہیں

ءَاَدْخُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ءَاَدْخُلُ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ

یارسول اللہ! کیا میں داخل ہو سکتا ہوں؟ اے حجت خدا

ءَاَدْخُلُ يَا مَلٰٓئِكَةَ اللّٰهِ الْمُقَرَّبِيْنَ الْمُقِيْمِيْنَ فِيْ هٰذَا الْمَشْهَدِ

کیا میں آ سکتا ہوں؟ اے اللہ کے وہ مقرب فرشتو! جو اس حرم میں مقیم ہو، کیا میں آ سکتا ہوں میرے مولا!

فَاْذَنْ لِيْ يَا مَوْلَايَ فِي الدُّخُوْلِ اَفْضَلَ مَا اَذِنْتَ لِاَحَدٍ مِّنْ اَوْلِيَآئِكَ

آپ مجھے داخلہ کی اجازت اس سے بہتر دیں جو آپ نے اپنے کسی اور چاہنے والے کو

دی ہو اور

فَاِنْ لَمْ اَكُنْ اَهْلاً لِذٰلِكَ فَاَنْتَ اَهْلٌ لِذٰلِكَ

اگر میں اس کا اہل نہیں ہوں تو آپ یقیناً اس کے اہل ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مختصر ترین زیارت

اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ

سلام ہو آپ پر اے رسولِ خدا اور خدا کی رحمت و برکت ہو آپ پر

اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ

سلام ہو آپ پر اے حضرت محمد بن عبد اللہ،

اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

سلام ہو آپ پر اے برگزیدۂ خدا، سلام ہو آپ پر اے حبیبِ خدا،

اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ

سلام ہو آپ پر اے دوست مخلصِ پروردگار، سلام ہو آپ پر اے امینِ وحیِ خدا

اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ ہی حضرت محمد بن عبد اللہ ہیں

وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَ جَاهَدْتَّ فِيْ سَبِيْلِ رَبِّكَ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اُمت کو نصیحت کی ہے راہِ خدا میں جہاد کیا ہے

وَعَبَدْتَّهٗ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ فَجَزَاكَ اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اور اُس کی مخلصانہ عبادت کرتے رہے ہیں، یہاں تک کہ موت سے ہمکنار ہوگئے۔ یا رسول اللہ!

اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ

خدا آپ کو وہ بہترین جزا دے جو کسی نبی کو اس کی اُمت کی طرف سے دی گئی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ

خدایا۔ محمد و آل محمد علیہم السلام پر وہ بہترین صلوات نازل فرما جو تو نے

عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

حضرت ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر نازل کی ہے، کہ تو صاحبِ مجد و بزرگواری ہے۔

جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کی مختصر زیارت

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مُمْتَحَنَةُ امْتَحَنَكِ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَكِ

سلام ہو آپ پر اے آزمائی ہوئی بی بی، اللہ نے آپ کا امتحان لے لیا آپ کی خلقت سے قبل،

فَوَجَدَكِ لِمَا امْتَحَنَكِ صَابِرَةً وَ زَعَمْنَا اَنَّا لَكِ اَوْلِيَآءُ

تو آپ کو امتحان میں صابرہ پایا، اور ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ آپ کے دوست ہیں

وَ مُصَدِّقُوْنَ صَابِرُوْنَ بِكُلِّ مَا اَتَيْنَا بِهٖ اَبُوْكِ

اور تصدیق کرنے والے اور صبر و اطاعت کرنے والے ہیں ہر اس امر پر جو ہمارے پاس آپ کے پدر بزرگوار

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ اَتٰى بِهٖ وَصِيُّهٗ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے۔ اور ان کے وصی لائے،

فَاِنَّا نَسْئَلُكِ اِنْ كُنَّا صَدَّقْنَاكِ اِلَّا اَلْحَقْتِنَا

تو ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر ہم نے آپ کی تصدیق کی ہے تو ہم کو ملحق کر لیجئے

بِتَصْدِيْقِنَا لَهُمَا لِنُبَشِّرَ اَنْفُسَنَا بِاَنَّا قَدْ طَهُرْنَا بِوَلَايَتِكِ.

ہماری دونوں تصدیق کی وجہ سے تاکہ ہم اپنے نفس کو بشارت دیں کہ ہم آپ کی دوستی کی وجہ سے پاک ہو گئے۔

پھر کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللّٰهِ

سلام ہو آپ پر اے رسول اللہ کی دختر سلام ہو آپ پر اے نبی خدا کی دختر

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَلِيْلِ اللهِ اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ اَمِيْنِ اللهِ

سلام ہو آپ پر اے خلیل خدا کی دختر سلام ہو آپ پر اے خدا کے امین کی دختر

اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَيْرِ خَلْقِ اللهِ

سلام ہو آپ پر اے مخلوقات میں سب سے بہتر انسان کی دختر

اُشْهِدُ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ وَ مَلاۤئِكَتَهُ اَنِّيْ رَاضٍ عَمَّنْ رَضِيْتِ عَنْهُ

میں خدا کو، اس کے رسولؐ کو اور ملائکہ کو گواہ بنا کے کہتا ہوں کہ میں راضی ہوں اس شخص سے جس سے آپ راضی ہیں

سَاخِطٌ عَلٰى مَنْ سَخَطْتِ عَلَيْهِ مُتَبَرِّئٌ مِمَّنْ تَبَرَّاتِ مِنْهُ

اور میں ہر اُس شخص سے ناراض ہوں جس سے آپ ناراض ہیں، جس سے آپ بیزار ہیں، میں اس سے بیزار ہوں۔

مُوَالٍ لِمَنْ وَالَيْتِ مُعَادٍ لِمَنْ عَادَيْتِ مُبْغِضٌ لِمَنْ اَبْغَضْتِ

میں دوست ہوں اس کا جسکی آپ دوست ہوں، میں دشمن ہوں اس کا جو آپ کا دشمن ہے۔ میں اس سے بغض رکھتا ہوں جس نے آپ سے بغض رکھا

مُحِبٌّ لِمَنْ اَحْبَبْتِ وَ كَفٰى بِاللهِ شَهِيْدًا وَ حَسِيْبًا وَ جَازِيًا وَ مُثِيْبًا.

جو آپ سے محبت رکھے میں اس سے محبت رکھتا ہوں اور خدا گواہی کے لئے کافی ہے حساب کرنے، بدلہ اور ثواب دینے کے لئے کافی ہے۔

ائمہ بقیع کی مختصر زیارت

اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکُمْ یٰا خُزّٰانَ عِلْمِ اللّٰہِ وَحَفَظَةَ سِرِّہٖ

سلام ہو آپ حضرات پر اے اللہ کے علم کے خزانہ دار، اسکے راز کے محافظ

وَ تَرٰاجِمَةَ وَحْیِہٖ اَتَیْتُکُمْ یٰا بَنِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ عٰارِفًا بِحَقِّکُمْ

اور وحی کے ترجمان، اے رسول اللہ کے فرزندان! میں آپ حضرات کی بارگاہ میں آیا ہوں آپ کے حق کی معرفت

مُّسْتَبْصِرًا بِشَأْنِکُمْ مُعٰادِیًا لِاَعْدٰآئِکُمْ

اور شان کی بصیرت رکھنے والا ہوں آپ کے دشمنوں کا دشمن ہوں

بِاَبِیْ اَنْتُمْ وَ اُمِّیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی اَرْوٰاحِکُمْ وَ اَبْدٰانِکُمْ

میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ خدا آپ حضرات کی ارواح طیبہ اور جسموں پر درود و سلام بھیجے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَوَلّٰی اٰخِرَھُمْ کَمٰا تَوَلَّیْتُ اَوَّلَھُمْ

خدایا! میں ان کے آخری امام سے بھی اسی طرح محبت کرتا ہوں جس طرح ان کے اوّل سے،

وَ اَبْرَأُ مِنْ كُلِّ وَلِيْجَةٍ دُوْنَهُمْ،

اور میں ان کی طرف سے جو کچھ باطنی گندگی ہے اس سے برأت کا اعلان کرتا ہوں۔

اٰمَنْتُ بِاللهِ وَ كَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَ الطَّاغُوْتِ وَ اللَّاتِ وَ الْعُزّٰى

میں اللہ پر ایمان لایا اور شیطان کا اور لات و عزیٰ کا منکر ہوں

وَ كُلِّ نِدٍّ يُّدْعٰى مِنْ دُوْنِ اللهِ

اور ہر مثل (مثل خدا) سے انکار کرتا ہوں جسے اللہ کے علاوہ پکارا جائے۔

زیارت قبرستان

اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مِنْ اَهْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ

سلام ہو لا الہ اِلّا اللہ والوں پر، لا الہ الّا اللہ کہنے والوں کا،

يَا اَهْلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ بِحَقِّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ

اے لا الہ الّا اللہ والو! لا الہ الّا اللہ کے حق کی قسم

كَيْفَ وَجَدْتُمْ قَوْلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مِنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ

بتاؤ تم نے لا اِلہ الا اللہ کہنے والے (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قول لا الہ الّا اللہ کو کیسا پایا

يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ بِحَقِّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ

اے لا الہ الّا اللہ والے! لا الہ اِلّا اللہ کے حق کا واسطہ

اِغْفِرْ لِمَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ

اسے بخش دے جس نے لا الٰہ الاّ اللہ کہا،

وَ احْشُرْنَا فِیْ زُمْرَۃِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ

اور ہمیں ان لوگوں کے گروہ میں محشور فرمانا جنہوں نے لا الٰہ الاّ اللہ،

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ.

محمد رسول اللہ اور علی ولی اللہ کہا ہے۔

شہدائے احد کی زیارت

اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّ اللّٰہِ

سلام ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام ہو نبیّ خدا پر

اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہِ

الطَّاھِرِیْنَ

سلام ہو حضرت محمد ابن عبد اللہ پر سلام ہو آپ کے اہل بیت طاہرین علیہم السلام پر

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیُّھَا الشُّھَدَآءُ الْمُؤْمِنُوْنَ

سلام ہو آپ پر اے شہداء مومنین

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ بَیْتِ الْاِیْمَانِ وَ التَّوْحِیْدِ

سلام ہو آپ پر اے اہل بیتِ ایمان و توحید

اَلسَّلاَمُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ دِیْنِ اللهِ وَ اَنْصَارَ رَسُوْلِهٖ عَلَیْهِ وَ اٰلِهِ السَّلاَمُ

سلام ہو آپ پر اے دینِ خدا اور رسول خدا (ان پر اور ان کی آل پر سلام) کے انصار،

سَلاَمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ

سلام ہو آپ پر کہ آپ نے صبر کیا اور آپ کا انجام بہترین ہے۔

اَشْهَدُ اَنَّ اللهَ اخْتَارَکُمْ لِدِیْنِهٖ وَ اصْطَفَاکُمْ لِرَسُوْلِهٖ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے آپ کو اپنے دین کے لئے منتخب کیا اور اپنے رسول کے لئے چُن لیا۔

وَ اَشْهَدُ اَنَّکُمْ قَدْ جَاهَدْتُمْ فِی اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَ ذَبَبْتُمْ عَنْ دِیْنِ اللهِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ حضرات نے راہِ خدا میں جہاد کا حق ادا کیا اور دینِ خدا

وَ عَنْ نَبِیِّهٖ وَ جُدْتُمْ بِاَنْفُسِکُمْ دُوْنَهٗ

اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع کیا اور اپنی جان قربان کر دی،

وَ اَشْهَدُ اَنَّکُمْ قُتِلْتُمْ عَلٰی مِنْهَاجِ رَسُوْلِ اللهِ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ طریقہ رسول پر دنیا سے گئے۔

فَجَزَاكُمُ اللهُ عَنْ نَبِيِّهِ وَعَنِ الْإِسْلَامِ وَاَهْلِهِ اَفْضَلَ الْجَزَاءِ

اللہ آپ کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے بہترین جزا دے

وَعَرَّفْنَا وُجُوهَكُمْ فِيْ مَحَلِّ رِضْوَانِهِ وَمَوْضِعِ اِكْرَامِهِ

اور ہمیں محلِ رضا اور محلِ اکرام میں آپ کی زیارت نصیب کرے

مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ

جہاں آپ انبیاء و صدّیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوں گے

وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا اَشْهَدُ اَنَّكُمْ حِزْبُ اللهِ

جو بہترین رفقاء ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے گروہ میں ہیں

وَاَنَّ مَنْ حَارَبَكُمْ فَقَدْ حَارَبَ اللهَ

آپ سے جنگ کرنے والا خدا سے جنگ کرنے والا ہے،

وَاَنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ الْفَآئِزِيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ

آپ اُن مقربین میں ہیں جو کامیاب ہیں، زندہ ہیں اور خدا کی بارگاہ میں رزق پا رہے ہیں۔

فَعَلٰى مَنْ قَتَلَكُمْ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

آپ کو قتل کرنے والے پر اللہ، ملائکہ اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

اَتَيْتُكُمْ يَا اَهْلَ التَّوْحِيْدِ زَائِرًا وَ بِحَقِّكُمْ عَارِفًا

میں آپ کی بارگاہ میں آیا ہوں اے صاحبانِ توحید زیارت کے لئے آپ کے حق کی معرفت لیکر

وَ بِزِيَارَتِكُمْ اِلَى اللهِ مُتَقَرِّبًا وَ بِمَا سَبَقَ مِنْ شَرِيْفِ الْاَعْمَالِ

اور آپ کی زیارت کے ذریعہ خدا سے

وَ مَرْضِيِّ الْاَفْعَالِ عَالِمًا فَعَلَيْكُمْ سَلَامُ اللهِ وَ رَحْمَتُهٗ وَ بَرَكَاتُهٗ

قرب کا طلبگار بن کر۔ آپ پر اللہ کا سلام۔ اس کی رحمت اور اس کی برکتیں

وَ عَلٰى مَنْ قَتَلَكُمْ لَعْنَةُ اللهِ وَ غَضَبُهٗ وَ سَخَطُهٗ

اور آپ کے قاتلوں پر اللہ کی لعنت اور غضب اور اس کا عذاب ہو۔

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِزِيَارَتِهِمْ وَ ثَبِّتْنِيْ عَلٰى قَصْدِهِمْ

خدایا! مجھے ان کی زیارت سے مستفید فرما اور ان کے ارادہ پر ثبات عطا فرما۔

وَ تَوَفَّنِيْ عَلٰى مَا تَوَفَّيْتَهُمْ عَلَيْهِ وَ اجْمَعْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُمْ فِيْ

مُسْتَقَرِّ دَارِ رَحْمَتِكَ

اسی عقیدہ پر دنیا سے اٹھانا جس پر ان کو اٹھایا ہے اور اپنے دارِ رحمت میں انہیں کے ساتھ جمع کر دینا۔

اَشْهَدُ اَنَّكُمْ لَنَا فَرَطٌ وَ نَحْنُ بِكُمْ لَاحِقُونَ.

ہم لوگ گواہی دیتے ہیں کہ آپ سب آگے آگے جارہے ہیں اور ہم آپ کے پیچھے پیچھے آرہے ہیں۔

مکہ سے متعلق مختصر دعائیں

مسجد الحرام میں داخل ہونے کی دعا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ

اے نبی اکرمؐ آپ پر سلام ہو اور خدا کی رحمت اور برکات ہوں

بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ وَ مِنَ اللهِ وَ مَا شَآءَ اللهُ

اللہ کے نام سے، اللہ کے لئے اور اللہ کی طرف سے اور جو بھی اللہ نے چاہا ہے (اُسے بجا لانے کے لئے)

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَنْبِيَآءِ اللهِ وَ رُسُلِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللهِ

اللہ کے تمام نبیوں اور رسولوں پر سلام ہو، رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو

اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

حضرت ابراہیم خلیل اللہ پر سلام ہو۔ تمام تعریفیں عالمین کے پالنے والے خدا کے لئے ہیں۔

طواف کے دوران کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ یُمْشٰی بِهٖ عَلٰی طَلَلِ الْمَآءِ

اے پروردگار! میں تیرے اس نام سے سوال کرتا ہوں جس کے ذریعہ پانی کی سطح پر چلا جاتا ہے

كَمَا یُمْشٰی بِهٖ عَلٰی جُدَدِ الْاَرْضِ

اسی طرح جس طرح ہموار زمین پر چلا جاتا ہے

وَ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ یَهْتَزُّ لَهٗ عَرْشُكَ

میں تیرے اس اس کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں جس کے خوف سے عرض کانپتا ہے

وَ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ تَهْتَزُّ لَهٗ اَقْدَامُ مَلآئِكَتِكَ

اور اس اسم کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں جس کے خوف سے تیرے ملائکہ کے قدم لرزتے ہیں

وَ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ دَعَاكَ بِهٖ مُوْسٰی مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ

اور اس نام کے واسطہ سے جس کے ذریعہ سے جناب موسیٰؑ نے کوہ طور کے کنارہ سے تجھ سے دعا کی

فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ وَ اَلْقَیْتَ عَلَیْهِ مَحَبَّةً مِّنْكَ

اور تو نے ان کی دعا قبول کی، اور اپنی طرف سے ان پر محبت نازل کی۔

وَ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الَّذِیْ غَفَرْتَ بِهٖ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ

اور میں تیرے اس نام کے ذریعہ سے سوال کرتا ہوں جس کے ذریعہ سے تو نے

حضرت محمد ﷺ کو بخش دیا

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ اَتْمَمْتَ عَلَیْهِ نِعْمَتَكَ اَنْ

تَفْعَلَ بِیْ...

ان کے جو بھی گزشتہ و آئندہ گناہ تھے اور ان پر اپنی نعمت تمام کی، تو میرے ساتھ ایسا

ایسا سلوک کر......

نماز طواف کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ وَ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّیْ

اے اللہ! تو مجھ سے یہ قبول کر اور اسے میرا آخری طواف نہ قرار دے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِمَحَامِدِهٖ كُلِّهَا عَلٰی نَعْمَآئِهٖ كُلِّهَا

اللہ کے لئے اس کی تمام نعمتوں پر، تمام تعریفیں ہیں،

حَتّٰی یَنْتَهِیَ الْحَمْدُ اِلٰی مَا یُحِبُّ وَ یَرْضٰی،

یہاں تک یہ حمد اس درجہ تک پہونچ جائے جسے وہ پسند کرے اور راضی ہو جائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ تَقَبَّلْ مِنِّیْ،

اے اللہ محمد اور ان کی آل پاک پر درود نازل فرما اور مجھ سے یہ عبادت قبول کر،

وَ طَهِّرْ قَلْبِیْ، وَ زَكِّ عَمَلِیْ.

میرے دل اور عمل کو پاکیزہ کر دے۔

آب زمزم پیتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا

اے اللہ تو اسے نفع بخش علم قرار دے، وسیع رزق قرار دے

وَّ شِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ وَّ سُقْمٍ.

اور ہر بیماری اور پریشانی سے اسے شفا قرار دے۔

سعی کے دوران کی کم سے کم دعا

يَا رَبَّ الْعَفْوِ يَا مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ يَا مَنْ هُوَ اَوْلٰی بِالْعَفْوِ

اے عفو و بخشش والے پروردگار! اے وہ جس نے معاف کرنے کا حکم دیا ہے، جو عفو کا زیادہ حقدار ہے

يَا مَنْ يُّثِيْبُ عَلَى الْعَفْوِ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ يَا جَوَادُ يَا كَرِيْمُ

تو معاف کرنے پر ثواب دیتا ہے، معاف کر، معاف کر، معاف کر، اے جواد، اے کریم،

يَا قَرِيبُ يَا بَعِيدُ اُرْدُدْ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَ اسْتَعْمِلْنِي بِطَاعَتِكَ وَ مَرْضَاتِكَ

اے قریب، اے بعید! اپنی نعمت مجھ پر لوٹا دے اور مجھے اپنی اطاعت اور مرضی پر عامل بنا دے۔

تقصیر کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِي بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

خدایا! تو مجھے قیامت کے دن ہر بال کے بدلے میں ایک نور عطا فرما۔

میدان عرفات کا رخ کرنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ صَمَدْتُ وَ اِيَّاكَ اعْتَمَدْتُ وَ وَجْهَكَ اَرَدْتُ

خدایا! میں تیری طرف نیاز مند ہوں اور تجھ سے اعتماد کئے ہوں، تیری زیارت و ملاقات کا ارادہ کیا ہے

اَسْئَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِي فِي رِحْلَتِي وَ اَنْ تَقْضِيَ لِي حَاجَتِي

تجھ سے چاہتا ہوں کہ تو میرے سفر کو برکتوں، رحمتوں سے بھر دے اور میری حاجتوں کو برلا

وَ اَنْ تَجْعَلَنِي مِمَّنْ تُبَاهِي بِهِ الْيَوْمَ مَنْ هُوَ اَفْضَلُ مِنِّي

روزِ قیامت جو مجھ سے افضل ہیں اور جن کے سبب تو فخر و مباہات کرے گا، ان میں

سے مجھے قرار دے۔

روز عرفہ غروب کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الۡفَقۡرِ وَ مِنۡ تَشَتُّتِ الۡاُمُوۡرِ

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں فقیری و تنگ دستی سے اور معاملات کی پراگندگی سے

وَ مِنۡ شَرِّ مَا یَحۡدُثُ لِیۡ بِاللَّیۡلِ وَ النَّهَارِ

اور رات و دن میں پیدا ہونے والی برائی سے

اَمۡسٰی ظُلۡمِیۡ مُسۡتَجِیۡرًا بِعَفۡوِكَ وَ اَمۡسٰی خَوۡفِیۡ مُسۡتَجِیۡرًا

بِاَمَانِكَ

میرا ظلم تیرے عفو کی پناہ چاہتا ہے اور میرا خوف تیرے امن کی پناہ چاہتا ہے

وَ اَمۡسٰی ذُنُوۡبِیۡ مُسۡتَجِیۡرًا بِعِزِّكَ

اور میرے گناہ تیری عزت کی پناہ چاہتے ہیں

وَ اَمۡسٰی وَجۡهِیَ الۡفَانِیۡ مُسۡتَجِیۡرًا بِوَجۡهِكَ الۡبَاقِیۡ

اور میرا فنا ہونے والا وجود تیرے باقی رہنے والے وجود کی پناہ چاہتا ہے

یَا خَیۡرَ مَنۡ سُئِلَ وَ یَا اَجۡوَدَ مَنۡ اَعۡطٰی یَا اَرۡحَمَ مَنِ اسۡتُرۡحِمَ

اے سب سے بہتر مسئول، اے سب سے بہتر عطا کرنے والے جواد، اے طالب رحم

پر سب سے بہتر رحم کرنے والے!

جَلِّلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ وَ اَلْبِسْنِیْ عَافِیَتَكَ

میرے لئے اپنی رحمت کو جلیل کردے اور اپنی عافیت کا لباس پہنادے

وَ اصْرِفْ عَنِّیْ شَرَّ جَمِیْعِ خَلْقِكَ وَ ارْزُقْنِیْ خَیْرَ الدُّنْیَا وَ الْآخِرَةِ

اور اپنی تمام مخلوقات کے شر کو مجھ سے دور کردے اور مجھے دنیا و آخرت کی بھلائی عطا فرما۔

شب عید مشعر الحرم کی دعا

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ جُمَعُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْمَعَ لِیْ فِیْهَا جَوَامِعَ الْخَیْرِ

خدایا! یہ میری تمام عبادتیں ہیں۔ خدایا! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ان تمام مقامات میں میرے لئے خیر کو جمع کردے،

اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْیِسْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ الَّذِیْ سَاَلْتُكَ اَنْ تَجْمَعَهٗ لِیْ فِیْ قَلْبِیْ

خدایا! مجھے اس خیر سے مایوس نہ کرنا جس کے لئے میں نے تجھ سے سوال کیا ہے تو اس کو میرے دل میں جمع کردے

وَ اَطْلُبُ اِلَيْكَ اَنْ تُعَرِّفَنِىْ مَا عَرَّفْتَ اَوْلِيَآئَكَ فِىْ مَنْزِلِىْ هٰذَا

اور مجھے اس منزل میں ان تمام چیزوں کی معرفت کرادے جس کی تونے اپنے اولیاء کو معرفت کرائی ہے

اَنْ تَقِيَنِىْ جَوَامِعَ الشَّرِّ

اور تو مجھے تمام برائیوں سے بچالے۔

کنکری مارتے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ حَصَيَاتِىْ فَاحْصِهِنَّ لِىْ وَ ارْفَعْهُنَّ فِىْ عَمَلِىْ

خدایا! یہ میری کنکریاں ہیں، انہیں تومیرے لئے شمار کرلے اور میرے عمل میں انہیں بلند کر۔

قربانی کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّىْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ

خدایا! تومیری میری طرف سے قبول کر جیسے تونے اپنے خلیل ابراہیمؑ کی طرف سے قبول کیا

وَ مُوْسٰى كَلِيْمِكَ وَ مُحَمَّدٍ حَبِيْبِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ

اور اپنے کلیم موسیٰؑ اور اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کی طرف سے قبول کیا۔

سر منڈانے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

خدایا! مجھے قیامت مین ہر بال کے بدلے میں ایک نور عطا کر۔

بہتر ہے کہ ان الفاظ کا بھی اضافہ کرے:

وَحَسَنَاتٍ مُضَاعَفَاتٍ وَکَفِّرْ عَنِّیْ السَّیِّئَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ

شَیْءٍ قَدِیْرٌ

نیکیوں میں اضافہ فرمااور میری فرائیوں کا کفارہ قرار دے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ

پروردگار! محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود ور حمت نازل فرما۔

مکہ سے واپسی پر زمزم پینے کی دعا

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا

ہم سب لوگ پلٹنے، توبہ کرنے، عبادت کرنے اور

حَامِدُوْنَ اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ

اپنے رب کی حمد و ثنا کرنے والے ہیں اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے

رَاغِبُوْنَ اِلٰی رَبِّنَا رَاجِعُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ

اور رغبت کرنے والے ہیں اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرنے والے ہیں انشاء اللہ۔

نقشہ زیارات

نقشہ زیارات یا جو قابل دید مقامات ہیں ہم نے یہاں درج کر دیتے ہیں

مدینہ منورہ

روضہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ روضہ جناب فاطمۃ الزہراء جنت البقیع، امام حسن اور امام زین العابدین اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام یہ سب جنت البقیع میں مدفون ہیں جناب فاطمہ بنت اسد، جناب حضرت حمزہ و شہداء ور مقام احد۔ مسجد قبا۔ محلہ بنی ہاشم[۱]، فدک، [۲] مقام غدیر جو مدینہ منورہ سے دور مکہ معظمہ کے درمیان موجود ہے، مقام مباہلہ و دیگر تاریخی مقامات ہیں۔[۳]

۱-۳ یہ مقامات اور دیگر مقامات ختم کئے جا چکے ہیں۔

عمرۂ تمتع

ترتیب وار اعمال اور نیت کا طریقہ

اعمال عمرہ:

(۱) احرام

(۲) طواف

(۳) نماز طواف

(۴) سعی

(۵) تقصیر

(۱) احرام باندھنے کی نیّت: "احرام باندھتا ہوں 'عمرۂ تمتع' مَیں حجِ اسلام کے لئے واجب قربۃً الی اللہ۔" اس کے فوراً بعد اس طرح تلبیہ پڑھے:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ.

مکہ پہونچنے تک یہ تلبیہ پڑھتے رہنا چاہئے۔

(۲) طواف کی نیّت: "طواف خانہ کعبہ کرتا ہوں سات شوط برائے 'عمرۂ تمتع' حجِ اسلام کے لئے واجب قربۃً الی اللہ۔"

(۳) نماز طواف کی نیّت: ”دو رکعت نماز طواف پڑھتا ہوں برائے ’عمرۂ تمتع‘ حجِ اسلام کے لئے واجب قربۃً الی اللہ۔“

(۴) سعی کی نیّت: ”سعی کرتا ہوں صفا اور مروہ کے درمیان سات مرتبہ برائے ’عمرۂ تمتع‘ حجِ اسلام کے لئے واجب قربۃً الی اللہ۔“

(۵) تقصیر کی نیّت: ”تقصیر کرتا ہوں برائے ’عمرۂ تمتع‘ حجِ اسلام کے لئے واجب قربۃً الی اللہ۔“

نوٹ: تقصیر کے بعد عمرۂ تمتع کے اعمال مکمل ہو جاتے ہیں اور احرام باندھنے کے بعد جو چیزیں حرام ہو گئی تھیں وہ سب حلال ہو جائیں گیں۔ اب حاجی اپنے عام کپڑے پہن سکتا ہے۔

حج تمتع

ترتیب وار اعمال اور نیت کا طریقہ

اعمال حج: ۸/ ذی الحجہ – احرام

۹/ ذی الحجہ – روز قیام عرفات (زوال سے مغرب تک)

۹/ ذی الحجہ – (دسویں شب) قیام مزدلفہ (صبح صادق سے طلوع آفتاب تک)

۱۰/ ذی الحجہ – روز بقر عید (۱) رمی جمرہ عقبیٰ (۲) قربانی (۳) حلق

۱۱؍ذی الحجہ –قیام شب ورمی(اول شب سے نصف شب یانصف شب سے صبح تک)

۱۱؍ذی الحجہ رمی جمرہ اولیٰ۔رمی جمرہ وسطیٰ۔رمی جمرہ عقبیٰ۔

۱۲؍ذی الحجہ رمی جمرہ اولیٰ۔رمی جمرہ وسطیٰ۔رمی جمرہ عقبیٰ۔

بقیہ اعمال: طواف حج۔ نماز طواف۔ سعی۔ طواف النساء۔ نماز طواف النساء۔

نوٹ: بہتر ہے اگر ہو سکے تو یہ اعمال ۱۱؍ذی الحجہ کو بجالائے جائیں اور اس طرح صبح پہلے وقت میں رمی کرنے کے بعد مکہ جا کر یہ اعمال بجالائیں اور نصف شب سے پہلے منیٰ واپس آجائیں۔ اور اگر ۱۱؍ذی الحجہ کو کسی بنا پر یہ کام انجام دینا ممکن نہ ہو تو منیٰ کے تمام اعمال یعنی ۱۲؍ذی الحجہ کے اعمال بجالانے کے بعد جب مکہ واپس آئیں تو یہ اعمال بجالائیں۔

جس قدر جلد ہو بہتر ہے ورنہ آخر ذی الحجہ تک یہ اعمال انجام دیئے جاسکتے ہیں۔

(۱) احرام باندھنے کی نیّت: ”احرام باندھتا ہوں ’حجِ تمتع‘ حجِ اسلام کے لئے واجب قربۃ الی اللہ۔“

احرام باندھنے کے فوراً بعد بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ.

(۲) عرفات میں قیام: ”قیام کرتا ہوں عرفات کے میدان میں زوال آفتاب سے مغرب تک ’حجِ تمتع‘ میں حجِ اسلام کے لئے واجب قربۃ الی اللہ۔“

(۳) مزدلفہ میں قیام: ”قیام کرتا ہوں صبح صادق سے طلوع آفتاب تک مشعر الحرام (مزدلفہ) میں ’حجِ تمتع‘ میں حجِ اسلام کے لئے واجب قربۃ الی اللہ۔“

(۴) کنکری مارنا (منیٰ میں): ”جمرۂ عقبیٰ پر سات کنکریاں مارتا ہوں ’حجِ تمتع‘ میں حجِ اسلام کے لئے واجب قربۃ الی اللہ۔“

(۵) قربانی کی نیّت: ”قربانی کرتا ہوں برائے ’حجِ تمتع‘ میں حجِ اسلام کے لئے واجب قربۃ الی اللہ۔“

(۶) حلق کی نیّت: ”حلق کرتا ہوں (سر منڈاتا ہوں) یا بال ترشواتا ہوں ’حجِ تمتع‘ میں حجِ اسلام کے لئے واجب قربۃ الی اللہ۔“

نوٹ: اب اس کے بعد سلے ہوئے کپڑے پہنے جاسکتے ہیں۔

(۷) منیٰ میں قیام: ”منیٰ میں قیام کرتا ہوں گیارہویں اور بارہویں ذی الحجہ کی شب میں ’حجِ تمتع‘ میں حجِ اسلام کے لئے واجب قربۃ الی اللہ۔“

(۸) رمی جمرۂ اولیٰ: ”جمرۂ اولیٰ پر سات کنکریاں مارتا ہوں ’حجِ تمتع‘ میں حجِ اسلام کے لئے واجب قربۃ الی اللہ۔“

(۹) رمی جمرۂ وسطیٰ: ”جمرۂ وسطیٰ پر سات کنکریاں مارتا ہوں ’حجِ تمتع‘ میں حجِ اسلام کے لئے واجب قربۃ الی اللہ۔“

(۱۰) رمی جمرۂ عقبہ: ”جمرۂ عقبہ پر سات کنکریاں مارتا ہوں ’حجِ تمتع‘ میں حجِ اسلام کے لئے واجب قربۃ الی اللہ۔“

(۱۱) طواف حج: ”طواف حج کرتا ہوں سات شوط خانہ کعبہ کا ’حجِ تمتع‘ میں حجِ اسلام کے لئے واجب قربۃ الی اللہ۔“

(۱۲) نماز طواف حج: ”دو رکعت نماز طواف حج پڑھتا ہوں ’حجِ تمتع‘ میں حجِ اسلام کے لئے واجب قربۃ الی اللہ۔“

(۱۳) سعی: ”سعی کرتا ہوں صفا و مروہ کے درمیان سات مرتبہ برائے ’حجِ تمتع‘ حجِ اسلام کے لئے واجب قربۃ الی اللہ۔“

(۱۴) طواف نساء: ”طواف نساء کرتا ہوں سات شوط ’حجِ تمتع‘ میں حجِ اسلام کے لئے واجب قربۃ الی اللہ۔“

(۱۵) نماز طواف نساء: ”دو رکعت نماز طواف نساء پڑھتا ہوں ’حجِ تمتع‘ میں حجِ اسلام کے لئے واجب قربۃ الی اللہ۔“

نوٹ: احرام کی وجہ سے جو چیزیں حرام ہوئی تھیں اب وہ سب حلال ہو جائیں گی۔